لِكُلِّ شَيْءٍ وَجْهٌ وَوَجْهُ دِيْنِكُمُ الصَّلٰوةُ

او سجدہ پیش آدمؑ واین پیش حق نہ کرد
شیطاں ہزار مرتبہ بہتر زبے نماز


نماز

قرآن اور عترت کے آئینے میں

از

رئیس الواعظین الحاج مولانا سید کرار حسین صاحب قبلہ (میرٹھی)
واعظ مدرسۃ الواعظین لکھنؤ

ادارۂ نشر علوم آل محمدؐ مسجد ایرانیان (مغل مسجد) بمبئی ۹



انتساب

بزرگ جلیل عالم نبیل

حجۃ الاسلام آقائی محمد اسمٰعیل رجبی یزدی (ایرانی)

خطیب مسجد ایرانیان بمبئی کے نام

گر قبول افتد زہے عزّ و شرف

سیّد کرار حسین واعظ
۱۷ر جون ۱۹۷۹ء

لفظے چند

بسمہٖ تعالیٰ شانہٗ

نماز۔ نماز۔ نماز

نماز خدائے عزّ وجل کی عبادت اور اس سے راز و نیاز کا مخصوص طریقہ ہے۔ جس میں زندگی کے اہم، وقیع اور سبق آموز پہلوؤں کا خاص طور پر لحاظ رکھا گیا ہے۔ اسی سبب سے نماز نے ایک خصوصی شکل اختیار کر لی۔

نماز —— نغمۂ توحید و یکتا پرستی ہے۔

نماز —— نغمۂ فضیلت و پاکیزگی ہے۔

نماز ہمارے لئے نغمۂ توحید و یکتا پرستی اور فضیلت و پاکیزگی کا گیت اس لئے ہے کہ یہی نماز ہماری فکر و روح کو ایسے عوامل سے پاک و پاکیزہ رکھ کر یکتا پرست بنائے رہتی ہے جو روح کو شرک آمیز اور آلودہ و کثیف کر دیتے ہیں اور جن سے ہمیں روزمرّہ کی زندگی میں واسطہ رہتا ہے ہم میں سے ہر ایک شخص اپنی روزمرّہ کی زندگی میں سرگرم عمل اور اپنے مقصد کے پیچھے سرگرداں رہتا ہے۔

اور اپنی اسی دھن میں دوسری باتوں پر کم ہی غور و فکر کرتا ہے۔

اپنے کاموں میں سرگرداں رہنا اور دوڑ دھوپ کرنا انسانی زندگی کا فطری اور لازمی تقاضا ہے۔ اس کی یہی سرگرمیاں جسم و روح کیلئے مسرّت بخش بھی ہوتی ہیں اور اس کے لئے زندگی کی نئی نئی راہیں بھی پیدا کرتی ہیں، علم و ہنر، صنعت و حرفت اور مختلف قسم کے جدید وسائل کی ایجاد اور ترقی اس کی انہیں سرگرمیوں کی دین ہے۔

لیکن اسی کے ساتھ ساتھ انسان کو اپنی ذات اور اپنی آرزوؤں اور تمنّاؤں میں اس قدر غرق کردیتی ہے کہ اپنی آرزوؤں کی تکمیل کے لئے کبھی تو غرور و نخوت کا مظاہرہ کرتا ہے اور کبھی سر جھکانے کو آمادہ ہوجاتا ہے اور اپنی عظمت و بزرگی اور ایک انسان کی حیثیت سے اپنی حقیقی شخصیت کو بھی گم کردیتا ہے اور کبھی کبھی اس کی وجہ سے اپنے جسم و روح کو کثیف اور ناپاک بنانے میں بھی دریغ نہیں کرتا۔

جسمانی کثافت کے بارے میں اتنا عرض ہے کہ شاید ہی کوئی انسان ہو جس کے ہاتھ پیر، سر گردن، لباس و صورت غرض کہ پورا جسم روز مرہ کے کاموں کے درمیان گندہ نہ ہوجاتا ہو اور اسے پورا جسم پاک و صاف کرنے کی ضرورت نہ لاحق ہوتی ہو۔ چاہے وہ معلّم ہو یا طالب علم زمین جوت کر تخم ریزی کرنے والا کسان ہو یا کارخانے میں کام کرنیوالا مزدور یا انجینئر بیماروں کی تیمارداری اور علاج میں مصروف رہنے والی نرس ہو یا ڈاکٹر۔ گھر کی خادمہ ہو یا کوئی دوسرا پیشہ ور، تاجر ہو یا

صنعت کار، تجربہ گاہوں اور رصدگاہوں میں تحقیق و تجربہ کرنے والا سائنسدان ہی کیوں نہ ہو۔ غرض کہ سبھوں کے لئے لازم ہے کہ دن میں ایک بار یا متعدد بار اپنے لباس اور جسم کو دھو کر صاف ستھرا رکھے۔

اسی طرح ہماری روح بھی روز مرّہ کی زندگی میں آلودہ ہوتی رہتی ہے وہ آلودگی چاہے جذباتی طور پر ہوا و ہوس کی بنا پر ہو یا نفسانی خواہشات کے سبب۔ اپنی کامیابی و کامرانی پر مغرور ہوکر ہو یا اپنی شکست و ناکامی کی وجہ سے نفسیاتی ردّ عمل کے طور پر بغض و حسد کے باعث ہو یا کینہ و عداوت اور جذبۂ انتقام کی بنیاد پر بہر حال یہ ساری باتیں انسانی روح کو آلودہ کرکے کثیف بنا دیتی ہیں۔ جو ہمارے لئے راہ راست سے انحراف اور تقویٰ و فضیلت سے دوری کا سبب بن جاتی ہے۔ ہم راہِ فساد اختیار کرکے خدا کی یاد سے غافل ہوجاتے ہیں اور شیطان کے دام تزویر اور وسوسوں میں گرفتار ہوجاتے ہیں۔

قلب و روح کی طہارت و تہذیب

اس وضاحت کے بعد اب ہمارا یہ فرض ہوجاتا ہے جسم اور لباس کو طاہر اور پاکیزہ کرنے کے ساتھ ساتھ ہم اپنے قلب و روح کو بھی پاک و پاکیزہ بنائیں اور اپنے آپ کو اس خدا کے قریب لے جانے کی کوشش کریں جو تمام پاکیزگیوں کا سرچشمہ اور ساری طہارتوں کی بنیاد ہے۔ چند لمحے اس کی یاد میں رہ کر اس کی بارگاہ میں مناجات اور

اس کے حضور میں حال زار کہیں اور اس طرح ہم اپنی آلودہ اور کثیف روح کو خدائے عزوجل کے شفاف چشمہ سے طیب و طاہر کریں۔ اور خدا کا وہ چشمۂ زلال و شفاف یہی نماز ہے جسے مسلمان دن میں چند بار پڑھتا ہے۔

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی گئی ہے کہ آپ ص نے اپنے اصحاب رض سے ایک مختصر سی گفتگو کے دوران اس طرح فرمایا: فرض کرو تم میں سے کسی کے گھر سے قریب ہی ایک نہر بہہ رہی ہو اور وہ روزانہ دن میں پانچ بار اس میں نہاتا دھوتا ہو تو کیا اس کے جسم میں کسی قسم کی کثافت رہے گی۔ ہرگز نہیں۔ کیونکہ یہ نہانا دھونا اس کے جسم پر کسی قسم کی کثافت اور گندگی نہ باقی رہنے دے گا۔ اسی طرح نماز پنجگانہ کی بھی یہی تاثیر ہے۔ دن میں پانچ بار نماز کے وسیلے سے خداوند عالم انسان کی تمام لغزشوں اور کوتاہیوں کو دور کر کے اسے پاک و پاکیزہ بنا دیتا ہے۔

آپ اس رسالے میں جس کا نام "نماز — قرآن و عترت کے آئینے میں" ہے اور جو طلیق اللسان اور بزرگ خطیب رئیس الواعظین جناب مولانا حاج السید کرار حسین دام عزہ کی تالیف ہے اس سے نماز کی اہمیت کا بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں۔

والسلام علی الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ

خادم العلم والدین

محمد اسماعیل رحیم

۲۷ ر رمضان المبارک سنہ ۱۴۱۰ھ

میری سنو جو گوش حقیقت نیوش ہو

دین کی توہین:

صدمہ تو اس وقت بھی ہوتا ہے جب کوئی بے دین یا ملحد دین یا مذہب کا مذاق اڑاتا اور اس سے تمسخر کرتا ہے — لیکن دین و مذہب کا استہزاء جب نام نہاد دیندار کرتا ہے تو دماغ کی رگیں پھٹتی محسوس ہوتی ہیں، روح لرز جاتی اور دل ڈوبنے لگتا ہے۔ ہر زمانہ میں بے دینوں نے دین کا مذاق اڑایا اور دینداروں کو ستایا — ہم کو ان سے اس کے علاوہ کسی دوسری چیز کی توقع بھی نہیں — مگر وہ لوگ جو دیندار کہلاتے ہیں، دینی گودوں میں جن کی پرورش ہوئی، اور مذہبی ماحول میں جو پروان چڑھے ہیں — ان کی زبانیں اسلام کا مذاق اڑائیں احکام و قوانین اسلام کی جب یہ بے حرمتی کریں تو کس زبان میں مرثیہ پڑھا جائے اور کس سے فریاد کی جائے۔

بے شک اسلام ہی وہ اکیلا مذہب ہے جس نے عقلوں کو خطاب کیا اور فکروں کو اپنی جانب متوجہ کیا ہے اور اس خصوص میں اس نے تمام صاحبان علم و عقل اور فکر و نظر کو دعوت غور و خوض دی اور ہر قسم کے زور و زبردستی کو ختم کرنے کا اعلان کر دیا "لا اکراہ فی الدین" — دین میں جبر و اکراہ کو کوئی دخل سرے سے نہیں ہے — دل چاہے تو قبول کرو ورنہ دوسرا راستہ اختیار کر لو۔ دین کے اختیار کرنے

یاد نہ کرنے کی آزادی دی گئی ہے ۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ کوئی مذہب کا مذاق اڑائے یا اسلام کا منہ چڑھائے۔ اور جب اس کی اجازت دوسروں کو نہیں دی گئی پھر وہ لوگ جو مذہب کی آغوش کے پروردہ اور اسلامی حدود کے اندر ہیں انھیں تو اس قسم کی باتوں کی ہرگز چھوٹ نہیں دی جاسکتی اور نہ انھیں اس قسم کی باتیں زیب دیتی ہیں ۔

قابل اعتراض رویہ :۔

قابل افسوس بات تو یہ ہے کہ غیروں نے اسلام یا مذہب کا مذاق اڑایا تو مذہب والے ہر شخص اس کے جواب کیلئے تیار اور وہ سب کی منظروں میں دشمن خدا و رسولؐ سمجھا جانے لگا مگر۔ مذہب میں رہ کر مذہب کے نام پر جن لوگوں نے اسلامی قوانین کی بے حرمتی اور دینی احکام کی توہین کی یا کر رہے ہیں انھیں پارسا، سب سے بڑا مذہبی اور خدا و رسولؐ کا دوست سمجھا جانے لگا ۔ یہ عقل کی کم مائگی بلکہ بے مائگی کا کھلا ہوا ثبوت ہے ۔

....پاپاگریت :۔

اور اب تو اس مذہبی بد ذوقی نے اتنی ترقی کرلی ہے کہ ہر شخص اپنی جگہ مفکر اعظم اور فیلسوف اسلام بن گیا ہے جس کیلئے نہ علم کی ضرورت ہے اور نہ ضروریات دین و مذہب سے واقفیت کی حاجت ۔

اس من مانی کا نتیجہ یہ ہوا کہ جیسے جیسے ہم خود بدلتے گئے اپنے ساتھ اسلام

اور مذہب کو بھی بدلتے رہے ۔ اور دین "سر سید" کی تفسیر بن گیا ۔ نبیؐ، امامؑ اور علماء اسلام نے کیا سمجھا یا یہ نہ پوچھو بلکہ ہم کیا سمجھتے ہیں یہ پوچھو۔ اب یہ سننے میں کم آتا ہے کہ فلاں مسئلہ میں مرسل اعظمؐ نے یہ فرمایا یا فلاں مسئلہ میں معصومؑ کا قول یہ ہے۔ اب تو بد ذائقہ زبانوں پر صرف دو فقرے رہ گئے ہیں "میں یہ سمجھا ہوں" اور "میں یہ کہتا ہوں" ۔ اسلام آیا تھا لوگوں کو بدلنے کے لئے مگر لوگوں نے "بخیال خود" اسلام کو بدل کر رکھ دیا۔

رائے زنی کا شوق :۔

بولنے سے اسلام کبھی کسی کو منع نہیں کرتا مگر بولنے سے پہلے بولنا سیکھ لیجئے رائے زنی عیب نہیں ۔ اگر نیت سلامت ہے ۔ مگر رائے زنی سے پہلے مسائل کا علم ضروری ہے اور ۔ فتوے بھی دیجئے مگر کفر و اسلام اور نفاق و ایمان کے حدود کو معلوم کر لیجئے یہ کیا غضب ہے کہ اسلام اور دین کی ابجد، ہوز سے واقف نہیں اور علمی مسائل پر رائے زنی ۔ واجبات و فرائض پر عمل نہ کرنے کے باوجود کفر و اسلام کا فتویٰ دینے کے لئے بے چین ؟

.....کج بحثی :۔

اور یہ سب سینہ زوری کیوں ہے ؟ ۔ زید کے گھر کی عورتیں بے پردہ رہتی ہیں آپ اس سے پردہ پر گفتگو کیجئے وہ فوراً آپ کو دقیانوسی خیال کا آدمی اور پردہ کو مہمل و لغو بتائے گا اور اپنے

خیال پر دلیلیں پیش کرے گا ــــ خالد ڈاڑھی کا سخت مخالف ہے، ــ آپ اُس سے حلق لحیہ کے سلسلہ میں گفتگو کیجئے، دیکھئے وہ ڈاڑھی کے کتنے نقائص اور ڈاڑھی رکھنے والے کے کتنے معائب بیان کرتا ہے اور بیان ثبوت سے خالی نہیں ہوگا ــــ کاش یہ بحث کرنیوالے بحث کرنے سے پہلے ٹھنڈے دل و دماغ کے ساتھ سوچتے کہ ہادی اعظم محمد مصطفےٰ صلعم نے پردہ کا حکم دیا اور ڈاڑھی رکھنے کو واجب کیا ہے۔ سوچئے کہ ان گنہگاروں نے کس امر کو دقیانوسی کہا اور کس کام کو لغو بتایا اور اس کج بحثی سے اپنے گناہوں میں مزید کس قدر وزن پیدا کر لیا ــــ اسی طرح نماز ہے ــــ ہر بے نمازی اپنی سرکشی اور گناہ کو چھپانے کیلئے مختلف حیلے تلاش کرتا ہے اور آخری حربہ یہ ہے کہ "ہم نماز کیوں پڑھیں امام حسینؑ پر رُو لیں گے جنت مل جائیگی" کیا مجال ہے کہ اب کوئی ذاکر نماز کا بیان سر منبر کر دے اور اگر کسی ذاکر نے منبر کے حق کا خیال کرتے ہوئے نماز کا ذکر کر دیا اور اُس "خطاکار" سے یہ "واجب گناہ" سرزد ہو گیا تو وہ اب نہ صرف سب سے زیادہ ناکامیاب ذاکر کہا جائے گا بلکہ "عوامی فتوے" کی روشنی میں وہ "مرتد" اور "کافر" ہو جائے گا ــــ کیونکہ بے نمازی شیعوں کے نزدیک اُس نے نماز کی فضیلت و عظمت پر زور دے کر (معاذ اللہ) اہلبیت اطہارؑ کی محبت کی توہین کا جرم کیا ہے ۔

قابل نفرت بیان :ــ

ایک پڑھے لکھے نوجوان سے میں نے نماز پڑھنے کیلئے کہا اُس کا جواب سُن کر مجھے سکتہ ہو گیا۔ آپ بھی سُن لیجئے اُس نوجوان نے مجھ سے کہا "آپ پڑھ لیجئے اللہ کا دیا کھاتے ہیں میں کیوں پڑھوں مجھے تو حسینؑ کھلاتے ہیں" بات نوجوان کی نہیں سوال اس ذہنیت کا ہے جس نے اللہ اور حسینؑ میں "بٹوارہ" کرا دیا، اور ایک کی دو خدائیاں ہو گئیں ۔

رونے سے جنت ملتی ہے :ــ

میرا ایمان ہے کہ امام حسین علیہ السلام پر رونے سے جنت مل جائے گی اور انشاء اللہ میرا یہ عقیدہ قبر تک میرے ساتھ رہے گا۔ لیکن بنیادی سوال یہ ہے کہ امامؑ پر رونے سے جنت کس کو ملے گی ــــ اُسے جو نماز سے غافل ہے؟ اُسے جو نماز کی عظمت کا منکر ہے؟ اُسے جو نماز کو سُبک اور حقیر سمجھتا ہے؟ اُسے جو نماز کی توہین میں ذرا جھجک محسوس نہیں کرتا؟ ــــ اگر صرف امام حسینؑ پر رونے سے جنت مل جائے گی تو تو کیا اب اسلام و ایمان اور اعمال و عبادات غیر ضروری چیزیں سمجھ لی جائیں، ان کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہ گئی؟ اگر امام حسینؑ پر صرف رو لینے سے جنت مل جائے گی تو ہمیں سوچنا پڑے گا کہ شیعہ آنکھوں کے علاوہ جن جن غیر شیعہ یا غیر مسلم آنکھوں سے غم حسینؑ میں آنسو نکلے ہیں وہ سب جنت میں جائیں گے ان کے لئے اسلام و ایمان اور عقیدۂ توحید و عدل کا کوئی سوال نہیں تو اس کا واضح مطلب

یہ ہوا کہ اب نبوت و امامت اصول و فروع غرض ساری چیزیں لغو ہیں بس امام حسینؑ پر آنسو بہا لو جنّت مل جائے گی ـــــ مفت جنّت حاصل کرنے کے خواہش مند افراد کے تحت الشعور کو دیکھنا پڑے گا کہ انھوں نے امام حسینؑ کی عظیم شہادت کو کس زاویۂ نظر سے دیکھا اور ان قربانیوں کو کس راہ میں سمجھا ہے۔

رُومال سیّدہؑ میں کس کے آنسو؟ :-

بے نمازی شیعہ کو سوچنا چاہئے کہ جناب فاطمہ زہرا صلواۃ اللہ علیہا کے طیّب و طاہر رومال میں کن آنکھوں سے نکلے ہوئے آنسوؤں کو جگہ مل سکتی ہے ؟ کیا صاحب آیۂ تطہیر سیّدہ زہراؑ کے پاکیزہ رومال میں شراب خوار، بے ایمان، بت پرست اور تارک الصلوٰۃ جیسے نجس، پلید اور گندے لوگوں کے آنسوؤں کو جگہ ملے گی اور معصومہؑ کے رومال سے ان لوگوں کے آنسو پونچھے جائیں گے ؟

حدیث من بکیٰ..... کا ایک قیمتی فقرہ عزیزان محترم نظر انداز فرما جاتے ہیں۔ حدیث کے ذیل میں ـــــ روئے یا رولائے یا رونے والے کی صورت بنائے کے ساتھ ـــــ "عارفاً بحقہ" کی قید ہے یعنی امام حسینؑ کے حقوق کی معرفت پر جنّت واجب ہے" ـــــ یقیناً جو شخص سرکار شہادت امام حسین علیہ السلام کے حقوق کا عارف ہوگا وہ متقی، زاہد اور عابد ہوگا اُس کے آنسو البتہ شہزادیٔ اسلام سیّدہ زہراؑ کے رومال میں جگہ پا سکیں گے اور اُسی کے آنسو اُس کو

جنّت تک پہونچائیں گے۔

تین دن کی بھوک اور پیاس میں اعزہ و انصار کی میتّوں، بیٹیوں اور بچوں کی یاد کو نظر انداز کر کے جلتی ہوئی زمین کربلا پر خون کی پیاسی تلوار کے سائے میں مالک کے سجدے میں پیشانی رکھ دینے والے محافظ اسلام حسینؑ کو امام ماننے والے اپنی جگہ خود غور کریں کہ کیا امام حسینؑ نے صرف اس لئے یہ عظیم قربانی دی تھی کہ کچھ لوگ کبھی کبھی ان کو یاد کر کے اُن پر آنسو بہا لیں اور بس؟ ـــــ مجھے یقین ہے کہ عزاداران امام حسینؑ کبھی اس بات کو گوارا نہ کریں گے کہ حضرت سیّد الشہداؑ کے نام پر شریعت محمدی کا استہزاء اور نماز کا مذاق اُڑایا جائے، بدعملی کو فروغ دیا جائے اور بخیال خود محبت اہل بیتؑ کے پردے میں جرائم پیشہ افراد مطمئن ہو کر ارتکاب معاصی و جرائم کرتے رہیں۔

بدنام کنندگان محبّت :-

نماز سے لاپروا اور غافل افراد جو محبّت اہل بیتؑ کا دعویٰ بھی کرتے ہیں وہ آج کے بجائے اگر ائمۂ معصومینؑ کے عہد میں ہوتے تو معصوم ہادیان دین ان خطاکاروں کے دعوائے محبّت سے خوش ہوتے یا ناخوش؟ جواب یہی ہے کہ ناخوش ہوتے تو آج زمانۂ غیبت امام علیہ السلام میں جو لوگ محبّت کا دعویٰ تو کرتے ہیں لیکن نماز کو سبک سمجھ کر اس کی طرف سے قطعی غافل ہیں انھیں سمجھنا چاہئے کہ امام علیہ السلام ان دعویداران محبّت کے قول و فعل سے سخت بیزار ہیں اور امام حسینؑ نے

بیزار ہوں گے اُس کا حشر معلوم۔

قیامت میں اگر یہی کہا گیا کہ ہم لوگ اہل بیت کرام کی محبّت کے بھروسے بیٹھے رہے نہ ہم نے نمازیں پڑھیں اور نہ دوسرے عبادات انجام دیئے ___ تو کیا ایسے لوگوں سے اہل بیتؑ اظہار راضی ہوں گے جوان کی پاکیزہ محبّت کو سرِ محشر رسوا و ذلیل کریں اور اہل بیت رسالت اللہ کو چھوڑ کر اس زبانی بے مغز دوستی پر راضی ہوجائیں گے یا سفارشی بنیں گے؟ جن اہل بیتؑ کی رضا جوئی کی حد یہ ہے کہ اپنی مرضی کو اللہ کی مرضی میں سمو دیا تھا جن کی توصیف میں قرآن آج رطب اللسان ہے وَمَا تَشَاۤؤُنَ اِلَّاۤ اَنْ یَّشَاۤءَ اللّٰہ ان سے غیر معقول توقعات کا وابستہ کرنا بے حد نامعقول بات ہے ___ اس لئے ضروری ہے کہ خداوند عالم کے احکام کی پابندی کی جائے ورنہ اہل بیتؑ ہر گز راضی نہیں ہوں گے۔ یہ بات محتاج ثبوت نہیں کہ محمدؐ وآل محمدؐ اگر کسی کو دوست رکھتے ہیں تو خدا کے لئے اور اگر کسی کو دشمن رکھتے ہیں تو خدا کے لئے۔ ان کے کردار کی خصوصیت یہی ہے کہ اپنا عزیز خاص اور رشتہ دار بھی اگر خدا کا دشمن ہے تو وہ اہل بیتؑ کا بھی دوست نہیں دشمن ہی ہوگا اور اگر کوئی غیر خدا کو دوست رکھتا ہے تو اہل بیتؑ کا دوست ہی ہوگا ___ اس حقیقت کے بعد یہ کیسے تسلیم کر لیا جائے کہ نماز ___ جس کا تاکیدی حکم قرآن مجید میں مسلسل ملتا ہے ___ اس کو یہ سمجھ کر اس سے بے اعتنائی برت کر حکم خدا کی توہین کرنے والوں

کو اہل بیتؑ کرام اپنا دوست سمجھ لیں گے؟ یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لی جائے کہ بد اعمال و بدکردار انسانوں سے طیب و طاہر اہل بیتؑ کرام کسی قیمت پر راضی نہیں ہو سکتے۔

نماز اور امام حسینؑ :-

اہمیت نماز پر روشنی ڈالنے والوں پر اس بے سواد طبقہ کی طرف سے ایک سخت قسم کا جرم اور بھی عائد کیا جاتا ہے اور وہ یہ کہ فلاں شخص نے نماز کو محبّت اہل بیتؑ سے ٹکرا دیا ___ کس قدر حیرت کی بات ہے کہ اپنے آپ کو حسینی کہلانے والے نماز کو محبّت اہلبیتؑ کا مدمقابل سمجھنے لگے، نماز کو اس امام مظلومؑ کا مقابل سمجھا جانے لگا جس نے اپنی عزیز جان سجدہ میں دی یا یوں کہا جائے کہ جس نے اپنی عظیم شہادت پر سجدۂ معبود کو گواہ بنا لیا۔ جب امام مظلومؑ نے نماز کی اہمیت کی یہ مثال دنیا میں پیش کی اس اہم فریضہ کو امامؑ کی دوستی کے مدمقابل پیش کیا جاتا ہے یہ امامؑ سے دوستی ہوئی یا دشمنی؟ بلاشبہ نماز کی فضیلت پر جتنی روشنی ڈالی جائے گی مرتبہ امام حسینؑ اسی قدر نکھر کر سامنے آئے گا۔ نماز کو امام حسینؑ کا مقابل سمجھنے والوں کو دراصل اپنی بداعمالیوں کے چھپانے کے لئے ایک گوشہ کی فکر ہے۔ اسی لئے اس بات کی کوشش کی جاتی ہے کہ منبروں پر نماز کا تذکرہ نہ ہونے پائے اور اسی لئے اگر نماز کا وقت مجلس سے ٹکرانے والا ہوتا ہے تو تارک الصلوٰۃ لوگوں کی خواہش ہوتی ہے کہ نماز کے وقت میں

مجلس ہوتی ہے تو بہتر ہے ___ کیوں؟ ___ اس لئے کہ اگر ابھی صفیں کھڑی ہو گئیں تو ہم کدھر جائیں گے؟ ___ عزاداران امام حسینؑ کو سوچنا چاہئے کہ اگر فضائل میں نعرۂ درود و سلام اور مصائب میں ہمارے نالۂ آہ و شیون سے یزید و ابن زیاد کی روحیں لرزہ براندام ہوتی ہیں تو اگر اس بہترین عمل کے ساتھ نمازیں بھی شروع کر دی جائیں تو پھر پورا سلسلۂ یزیدیت رسوا و ذلیل ہو جائے گا ___ نماز کے چھوڑنے سے یزید کی نجس روح خوش ہوتی ہے اور نماز ادا کرنے سے سرکار شہادتؑ کی مقدس روح مسرور ہوتی ہے لاریب نماز نہ پڑھنا یزیدیت اور نماز کا قائم کرنا حسینیتؑ ہے اب آپ کس صورت کو اختیار کریں گے؟

حدیث فہمی کا شاہکار :-

امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک موقع پر کسی شخص نے دریافت کیا۔ آقا آپ کے چاہنے والے نماز کی طرف کم مائل ہوتے ہیں اور آپ کے مخالف بڑی پابندی سے نمازیں پڑھتے ہیں آخر اس کی وجہ کیا ہے؟ امام علیہ السلام نے جواب دیا کہ اصل بات یہ ہے کہ شیطان ہمارے مخالفین کے اصول دین خراب کر چکا اس لئے فروع دین میں اُس نے آزادی دے دی اور وہ پابندی سے نمازیں ادا کر رہے ہیں اور ہمارے دوستوں کے اصول دین برباد کرنے سے وہ مایوس ہو گیا لہذا فروع دین میں گمراہ کرتا رہتا ہے اس لئے ہمارے

چاہنے والے نماز کی طرف کم مائل ہو پاتے ہیں" ___ روایت کی صحت اپنی جگہ پر، میں تو اس سے پیدا اس ذہنی فریب کی نشاندھی کرنا چاہتا ہوں جس کا کام محبت اہل بیتؑ کے نام پر نوجوان دل و دماغ کو گمراہ کرنا رہ گیا ہے۔ ایک پڑھے لکھے بزرگ نے اس روایت کو سر منبر پڑھ کر نماز نہ پڑھنے والے نوجوانوں کو نماز نہ پڑھنے پر پکا کیا اور ترک صلوٰۃ کی خوب خوب حوصلہ افزائی کر کے "توہین نماز" کا "ثواب" حاصل کیا۔ گویا نماز نہ پڑھنے کی دلیل معصومؑ کے قول سے تلاش کرنے کی ناکام سعی کامیاب ہو گئی ___ جب کہ روایت صاف لفظوں میں اس امر کی طرف اشارہ کر رہی ہے کہ محبت اہل بیتؑ کا دعویٰ کرنے والو! ہوشیار ہو جاؤ شیطان پوری توجہ، قوت، طاقت سے تم اور صرف تم لوگوں کے گمراہ کرنے پر لگا ہے۔ معصومؑ کے اس انتباہ کے بعد جو لوگ مطمئن ہو کر شیطانی پھندے میں جانا گوارا کرتے ہیں اُن کا انجام کیا ہوگا؟ معلوم ہے۔

شیطان کو محبان اہل بیتؑ کے اصول کے خراب و تباہ کرنے میں سخت ناکامی ہوئی اس لئے اس کا دوسرا سخت اور شدید حملہ فروع پر ہوا اگر فروع کی تباہی و بربادی سے اصول متاثر نہ ہوتے تو شیطان خواہ مخواہ گمراہ کرنے کی دردسری میں مبتلا نہ ہوتا۔ ظاہر ہے جو شخص مسلسل شیطان کے شکنجہ میں رہے گا کسی نہ کسی وقت اصول دین پر سے اس کی گرفت بھی ڈھیلی ہو سکتی ہے۔ اس لئے سچے اصول کے

ماننے والے شیعیان علیؑ پر واجب ہے کہ جس طرح انھوں نے اصول کے محاذ پر شیطان کو شکست دی ہے اسی طرح فروع کی جنگ میں بھی اس موذی کو ہزیمت خوردہ بنا دیں۔

درخت وہی عمدہ ہوتا ہے جس میں شاخیں ہوں کیونکہ اگر شاخیں نہ ہوں گی تو نہ پھول آئیں گے نہ پھل لگیں گے۔ اس باغ سے باغباں کبھی خوش نہیں ہو سکتا جس میں موٹے تناور درخت ہوں لیکن شاخیں نہ ہوں پھول ندارد اور پھل لاپتہ۔ ایسے غیر مثمر باغ کا آخر حشر آپ کو معلوم ہے کہ کیا ہوتا ہے ــــ اگر روایت بالا کو صحیح مان لیا جائے اور معصومؑ کے انتباہ سے فائدہ اٹھانے کے بجائے بدعملی کا مظاہرہ کرتے ہوئے مطمئن ہو جائیں کہ "ہمارے اصول جب درست ہیں تو اب فروع کی کوئی ضرورت نہیں" ــــ تو غیر مثمر باغ اور فروع سے لاپروا، اصول پر مطمئن ہو کر بیٹھنے والوں میں کیا فرق ہوگا۔؟

نماز کے لئے جنگ :۔

اس روایت سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ مخالفین اہل بیتؑ اور دشمنان آل محمدؐ کی نماز، نماز ہی نہیں ہے یعنی جب تنا ہی غائب ہے تو شاخیں پھل، پھول اور پتے کہاں لگیں گے۔ اور اسی لئے جناب امیر علیہ السلام نے ابن عباس سے فرمایا تھا کہ انما تقاتلهم على الصلوة ۔ "ہم معاویہ اور اس کے ساتھیوں سے اسی نماز ہی کے لئے تو جنگ کر رہے ہیں" ایسا نہیں ہے کہ معاویہ اور اس کے ساتھی نماز کی

ظاہری شکل و صورت میں اٹھنا بیٹھنا بھی چھوڑ بیٹھے ہوں اگر ایسا ہوتا تو عثمان کا خون آلودہ کرتہ اور نائلہ کی کٹی ہوئی انگلیاں مسجد میں منبر پر کیوں آویزاں کی جاتیں۔ اس کا واضح مطلب یہ ہے کہ نماز "اٹھا بیٹھی" کا نام نہیں ہے بلکہ نماز کی روح اقرار ولایت اور محبت آل محمدؐ ہے۔

یہ بھی سمجھنے کی بات ہے کہ جناب امیرؑ، معاویہ اور شامیوں سے نماز کے لئے جنگ کر رہے تھے۔ ہمیں کان کھول کر سن لینا چاہیئے کہ نماز کو نماز کی طرح نہ پڑھنے والوں اور روح نماز کے بغیر نماز پڑھنے والوں کو جناب امیرؑ واجب القتل سمجھتے ہیں پھر ــــ ہم انکار نماز اور توہین نماز کر کے محبت اہل بیتؑ کے دعویدار ہیں؟ ــ نماز چھوڑ بیٹھنے والوں کو سوچنا پڑے گا کہ عمل کی منزل میں ان میں اور شامی مسلمانوں میں کتنا فاصلہ رہ گیا؟ ــــ اگر ان تارک الصلوٰۃ مسلمانوں سے جناب امیرؑ کی ملاقات ہو جائے تو پیش گاہ امامت سے ان کو کیا صلہ ملے گا؟

نماز کے لئے اللہ نے حکم دیا ہے نبی کریمؐ نے تاکید فرمائی ہے ائمہ معصومینؑ نے اقامت نماز کے لئے مسلسل ہدایات دیئے ہیں۔ جناب امیرؑ اور امام حسینؑ نے سجدہ میں سر کٹایا۔ امام زین العابدینؑ نے بھوک پیاس غم و الم اور آنسوؤں کی بھری برسات میں گیارھویں محرم کی رات کو ایک سجدہ میں گزار دیا صبح ہو گئی تو فرمایا "معبود رات کٹ گئی مگر سجدہ سے دل سیر نہیں ہوا" ــــ اور شام کے قید خانہ میں

ام المصائب شریکۃ الحسینؑ جناب زینب علیہا الصلوٰۃ والسلام نے امام زین العابدینؑ سے فرمایا "بیٹا! کھانا اتنا کم آتا ہے کہ میں اپنے حصّہ کا کھانا بھی بچوں میں تقسیم کر دیتی ہوں اور خود کئی کئی وقت فاقہ سے رہتی ہوں۔ اب بدن میں اتنی طاقت نہیں رہ گئی کہ کھڑی ہو کر نماز پڑھ سکوں اس لئے تیری پھوپھی بیٹھ کر نماز پڑھتی ہے" ۔۔۔

کیا محبّان حسینؑ اور عزاداران امام مظلومؑ ان حقائق کے بعد بھی نماز کو سبک سمجھیں گے اور اس کی اہمیت کے قائل نہ ہوں گے۔۔

یہ گمراہی کیسی؟:۔

دنیا، پوری دنیا گمراہی کے کھڈ میں گر جائے تو مجھے تعجب نہیں ہوگا کیونکہ دنیا کو عمدہ رہبر اور مخلص رہنما نصیب ہی نہیں ہوئے ۔۔۔ لیکن اگر شیعہ گمراہ ہوتا ہے تو میں حیرت و استعجاب کے دریا میں ڈوب جاتا ہوں ۔۔۔ پروردگار! جس قوم کے پاس چودہ عصمت اور بہتّر شہادت کے کرداری نصاب موجود ہوں وہ قوم کیوں گمراہ ہوتی ہے؟ سچے نبیؐ نے فرمایا تھا کہ:۔

"اگر تم لوگ قرآن و عترتؑ سے متمسک رہے تو ہرگز گمراہ نہ ہوگے یہاں تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر پہونچ جاؤ گے"۔

یقیناً نبیؐ نے صدفی صد درست اور حق فرمایا تھا۔ اب یہ تو ہمارا قصور فہم ہے کہ قرآن کو کافی سمجھ کر عترتؑ سے کنارہ کش ہو گئے یا قرآن کو چھوڑ کر عترتؑ کی محبت کے دعویدار بن بیٹھے ۔۔۔ گمراہی تو تب

محال ہوتی جب قرآن و عترتؑ دونوں سے متمسک رہتے۔

جن برادران اسلام نے قرآن کی کفایت پر غیر ضروری بلکہ مضرت رساں بھروسہ کر رکھا ہے اُن سے مجھے کچھ نہیں کہنا ہے لیکن برادران ایمان ۔۔۔ جو قرآن و عترتؑ دونوں کے شیدائی ہیں۔ کی خدمت میں باادب گزارش کروں گا۔ اعمال و عبادات ۔۔۔ بالخصوص نماز۔ سے ہماری چشم پوشی، تساہلی، لاپروائی، بے اعتنائی اور غفلت ہمیں بھی ضلالت و گمراہی کے عمیق غار میں نہ گرا دے؟۔۔ ضرورت ہے کہ ہم ایک بار پھر اپنے شب و روز کے اعمال کا جائزہ لیں اور دیکھیں "قرآن و عترتؑ" میں سے کسی ایک کا دامن چھوٹ تو نہیں گیا؟ ۔۔۔"

اللھم اھدنا الصراط المستقیم

والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ

سیّد کرّار حسین عفی عنہ

واعظ مدرسۃ الواعظین۔ لکھنؤ

انسانی خلقت کی غرض

صرف عبادت

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ — "ہم نے جنات اور انسان کو صرف عبادت کے لئے پیدا کیا ہے" — اس صاف وصریح قرآنی اعلان کے بعد عبادت سے انکار کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہ جاتی۔ جنات اور انسان کی غرض خلقت ہے "عبادت" — دنیا کی اور ساری چیزیں جو پیدا تو کی گئی ہیں لیکن ان کی غرض خلقت عبادت نہیں ہے مگر اس کے باوجود وہ مصروف عبادت ہیں وَالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ یَسْجُدَان (۲۷۔ رحمٰن ۱۱) بوٹیاں، بیلیں اور درخت سب اسی کی بارگاہ جلال میں سجدہ ریز ہیں" — وَلِلّٰہِ یَسْجُدُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّکَرْھًا وَّظِلٰلُھُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ (۱۳۔ رعد ۸) آسمانوں اور زمین میں جو کچھ بھی ہے خوشی یا ناخوشی بہرحال سب اللہ ہی کے آگے سربسجود ہیں اور اسی طرح ان کے سائے بھی صبح وشام اسی کو سجدہ کرتے ہیں — وَیُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِہٖ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ (۱۳۔ رعد ۸) رعد (گرج) اور فرشتے اس کی حمد وثنا کرتے ہیں" — وَلِلّٰہِ یَسْجُدُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مِنْ دَآبَّۃٍ وَّالْمَلٰٓئِکَۃُ وَھُمْ لَا یَسْتَکْبِرُوْنَ یَخَافُوْنَ

رَبَّھُمْ مِّنْ فَوْقِھِمْ وَیَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ (۱۳۔ نحل ۱۲)

زمین وآسمان اور جتنی چیزیں (چاند، سورج اور ستارے) ہیں، وہ اور فرشتے سب خدا کے آگے سربسجود ہیں وہ پروردگار کے حکم سے سرتابی نہیں کرتے بلکہ اس بزرگ وبرتر حاکم سے ڈرتے اور اس کے ہر حکم کو فوراً بجا لاتے ہیں" — فرشتوں کو عبادت خدا میں کتنا لطف آتا ہے اور وہ کس طرح مشغول عبادت ہیں جناب امیرالمومنین علیؑ کی زبانی سنئے :—

فملاھن اطوارا من ملائکتہ	آسمانوں کو طرح طرح کے فرشتوں سے
منھم سجود لا یرکعون	بھر دیا جن میں سے بعض سجدہ میں ہیں کہ رکوع
ورکوع لا ینتصبون، و	کرتے ہی نہیں اور بعض رکوع میں ہیں کھڑے
صافون لا یتزایلون ومسبحون	ہوتے ہی نہیں اور بعض صف بستہ جو
لا یسأمون لا یغشاھم	ایک دوسرے سے جدا ہوتے ہی نہیں اور
نوم العیون ولا سھو العقول	بعض تسبیح کرنے والے ہیں جو تھکتے ہی نہیں
ولا فترۃ الابدان ولا	نہ ان کی آنکھ میں نیند سماتی ہے نہ عقلوں
غفلۃ النسیان۔	میں سہو نہ جسموں میں تکان اور نہ
(نھج البلاغہ)	نسیان والی غفلتیں۔

غرض پوری کائنات تسبیح وتہلیل، تحمید وتمجید اور ذکر وعبادت میں اپنے اپنے طور طریقہ پر مصروف ہے جب کہ ان کی غرض خلقت کا اعلان "صرف عبادت" نہیں کیا گیا۔ لیکن انسان جس کی غرض خلقت ہی

عبادت ہے وہ دنیا کا ہر کام برضا و رغبت کرتا ہے ۔ صرف عبادت
ہی نہیں کرتا۔ ان انسانوں میں بھی شیعوں کی حالت پر اور بھی افسوس ہے
کیونکہ ان کو علم کا نمونہ (قرآن مجید) اور عمل کا مثالیہ (آل محمدؐ) دونوں
ملے۔ کس قدر بدنصیب ہے وہ انسان جو دولت رکھ کر بھیک مانگے، پانی
ہو مگر پیاسا رہے، کھانا ہو مگر بھوکا مرے ـــ شیعوں کا عالم بعینہ یہی
ہے، قرآن جیسی الٰہی کتاب اور آل محمدؐ جیسے رہبران دین کی موجودگی
میں بھی ہم علم کے پیاسے اور عمل کے بھوکے ہیں جب کہ اس پیاس اور
بھوک کو بآسانی ختم کر سکتے ہیں ۔

چوپائے اللہ کو یاد کریں چرند و پرند ذکر خدا میں مصروف ہیں شوریدہ
سری آئے تو صرف شیعوں کے حصہ میں، خدا سے غفلت کی انتہا کر دیں تو
شیعہ، ذکر خدا سے لاپرواہ اور نماز سے بے فکر رہیں تو شیعہ؟ ایسی صورت
میں افضل و بہتر کون ہوگا چوپائے چرند و پرند یا حضرات شیعہ؟ ـــ
کاش تارک الصلوٰۃ لوگوں نے ان لوگوں کو اپنا امام بنایا ہوتا، جو
مرسل اعظمؐ کو حالت نماز میں چھوڑ کر خرید و فروخت، کھیل کود اور لہو
لعب دیکھنے چلے جاتے تھے ۔ اذا راؤا تجارۃ او لھوان انفضوا
الیھا و ترکوک قائما (۲۸ جمعہ) ـــ ان لوگوں نے اس نمازی کو امام
کیوں تسلیم کیا جس نے حالت رکوع میں زکوٰۃ دی، اس کو امام کیوں تسلیم
کیا جس نے لیلۃ الہریر کی خون آشام جنگ میں برستے ہوئے تیروں میں نماز
ادا کی (ابن ابی الحدید معتزلی، ارجح المطالب ص۹۲) ـــ اگر اتنے عظیم

معصوم انسان کو امام مان لیا ہے تو اس کے کردار سے بھیک مانگنی چاہئے
تاکہ اپنا کردار نکھر سکے ہم لوگ بھی حتی الوسع نماز پڑھنا چاہئے تاکہ اپنے کو ان کی
طرف منسوب کر سکیں ۔

انسان ـــ شیعہ ـــ جس کی غرض خلقت ہے عبادت ـــ اگر
اپنی غرض خلقت کو پورا نہیں کرتا تو کیا ذکر خدا یا عبادت الٰہی موقوف
ہو جائے گی ـــ نہیں اور ہرگز نہیں ـــ

فَاِنِ اسْتَكْبَرُوْا فَالَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُوْنَ لَهٗ بِالَّيْلِ
وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْـَٔمُوْنَ (۲۴- سجدہ ۱۹) ـــ اگر یہ لوگ سرکشی
اختیار کریں تو خدا کو بھی اس کی کوئی پروا نہیں جو لوگ اس کے مقرب
بندے ہیں وہ تو رات دن اس کی تسبیح کرتے ہیں اور وہ نہ کبھی اکتاتے
ہیں اور نہ تھکتے ہیں ـــ ایسی عبادت کرنے والوں میں ملائکہ مقربین
علماء ربانین اور ان سب سے افضل و اعلیٰ بہتر و برتر ان سب کے امام
علیہ السلام ہیں ـــ افسوس ہے اس انسان پر جو محبت اہل بیتؑ
اور شیعیت کے دعوے کے باوجود غرض خلقت کو پورا نہیں کرتا۔
امام علیہ السلام کی تاسی نہیں کرتا اور حکم خدا و رسولؐ سے اعراض و
انحراف کرتا ہے ۔

حکیم الٰہی مولائے کائناتؑ کا ارشاد ہے کہ الصلوٰۃ قربان کل
تقی (نہج البلاغۃ) نماز ہر متقی کے لئے تقرب خدا کا ذریعہ ہے
خدا سے ڈرنے والے نماز کے ذریعہ اللہ سے قربت پیدا کرتے ہیں اور

جو خدا سے نہیں ڈرتے جن کے دل خوف خدا سے یکسر خالی ہیں وہ نمازیں نہیں پڑھتے، ظاہر ہے کہ ایسے لوگوں کو خدا کا قرب تو کسی قیمت پر حاصل نہیں ہوگا ــــ شیطان نماز نہ پڑھنے والے سے بے حد خوش ہوتا ہے، ممکن ہے کہ اس کی قربت حاصل ہو ــــ جو شخص خدا کا تقرب نہ حاصل کر سکے وہ کس منھ سے یہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ محب اہل بیتؑ ہے محبان اہل بیتؑ ہی مقربان خدا ہوتے ہیں اور مقربان خدا ہی محبان اہل بیتؑ ہوتے ہیں۔

نماز دین کی بنیاد اور عبادتوں کی اساس ہے۔ جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ مرسل اعظمؐ نے فرمایا ان عمود الدین الصلوٰۃ وھی اول ما ینظر فیہ من عمل ابن آدم فان صحت نظر فی عملہ وان لم تصح لم ینظر فی بقیۃ عملہ (بحار الانوار جلد ۸ ص ۱۲)

ــــ نماز دین کا ستون ہے فرزند آدم کے اعمالنامہ میں سب سے پہلے نماز دیکھی جائے گی اگر یہ درست ہوئی تو باقی عمل دیکھے جائیں گے اور اگر نادرست ہوئی تو بقیہ اعمال دیکھے ہی نہیں جائیں گے ــ

آئینہ قرآن

اگر انسان تھوڑی دیر بھی قرآن مجید کا مطالعہ کرے تو وہ نماز کی اہمیت اور اس کی فضیلتوں کا اقرار کرے اور پھر ممکن نہیں کہ اس کی طرف سے بے توجہی برتے ــ

قرآن مجید نے نماز کے لئے جتنی تاکید فرمائی ہے اسلام کے کسی مسئلہ پر اتنا زور نہیں صرف کیا۔ اس مقام پر چند آیتیں نقل کی جاتی ہیں

نماز پڑھنے کا حکم :-

وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّہَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّیْلِ (۱۲- ہود ع ۱)

"اور نماز پڑھو دن کے دونوں حصوں میں (یعنی قبل طلوع آفتاب اور بعد طلوع آفتاب) اور رات کا کچھ حصہ گزر جانے کے بعد"

اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِدُلُوْکِ الشَّمْسِ اِلٰی غَسَقِ اللَّیْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ کَانَ مَشْہُوْدًا (۱۵ بنی اسرائیل ۹)

"سورج کے ڈھلنے کے بعد رات کے اندھیرے تک نماز ظہر، عصر، (مغرب وعشا) پڑھا کرو اور صبح کی نماز (پڑھو) صبح کی نماز پر دن اور رات دونوں وقت کے فرشتے گواہ ہوتے ہیں"

ان دونوں آیتوں میں نماز کا حکم بھی ہے اور وقت کا تذکرہ بھی علماء اہل سنت میں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور امام فخر الدین رازی کا بڑا مرتبہ ہے ان دونوں حضرات کا بیان ہے کہ ان آیتوں کی روشنی میں تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ درحقیقت نماز کے تین ہی اوقات ہیں

متقی کون ؟ :-

ذٰلِکَ الْکِتَابُ لَا رَیْبَ فِیْہِ ہُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَمِمَّا رَزَقْنٰہُمْ

يُنْفِقُوْنَ ۝ (پ۱ بقرہ ع۱) ــــ "یہ وہ کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں یہ خدا سے ڈرنے والوں کی رہنما ہے جو غیب پر ایمان لاتے ہیں اور نماز ادا کرتے رہتے ہیں اور ہم نے جو کچھ انھیں دیا ہے اس میں سے وہ راہ خدا میں خرچ (بھی) کرتے ہیں۔"

صاحبان تقویٰ کی پہلی صفت یہ ہے کہ وہ غیب پر ایمان لائیں، دوسری صفت یہ ہے کہ پابندی سے نماز پڑھتے رہیں اور تیسری صفت یہ ہے کہ رزق حلال سے راہ خدا میں انفاق (خرچ) کرتے رہیں ــــ جن لوگوں میں یہ صفتیں پائی جائیں گی قرآن مجید انھیں لوگوں کی رہنمائی اور رہبری کرے گا۔ تارک الصلوٰۃ سے قرآن کو کوئی واسطہ اور تعلق نہیں ہے۔ بے نمازی کو قرآن سے الگ ہو کر اہل بیت کرامؑ کہاں ملیں گے؟

جناب ابراہیمؑ کی دعا:۔

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ (۱۳- ابراہیم ع۱۸) "اے میرے پالنے والے مجھے اور میری اولاد کو (بھی) نماز کا پابند بنا دے۔ اے میرے پالنے والے میری دعا کو قبول فرما۔"

اس ابراہیمی دعا کی لطافت وحلاوت کو صاحبان ایمان ہی کے قلوب محسوس کرتے ہیں اور جنھیں اللہ نے توفیق دی ہے وہ بھی اس دعا کو قنوت میں پڑھا کرتے ہیں ــــ خدا ہر بندۂ مومن کے

گھر کو تارک الصلوٰۃ کے منحوس سایہ سے محفوظ رکھے۔

جناب لقمان کی دعا:۔

یٰبُنَیَّ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَآ اَصَابَكَ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ (پ۲۱ لقمان ع۱۱) "بیٹا! نماز (مستعدی سے) پڑھا کرو، (نیکیوں کی طرف لوگوں کو) بلاؤ اور برے کاموں سے منع کرو اور (اس سلسلہ میں) جو مصیبتیں تم پر پڑیں اُن پر صبر کرو۔"

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا کام انسان اُسی وقت کر سکتا ہے جب خود وہ برائیوں اور بے حیائیوں سے محفوظ رہے اور جو تارک الصلوٰۃ ہوگا اس کے لئے کوئی ضمانت نہیں کہ وہ برائیوں اور بے حیائیوں سے محفوظ رہے گا اس لئے ضروری ہوا کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی تبلیغ سے پہلے آدمی نمازی بن جائے۔ خدا رسیدہ والدین بچوں کو نماز کی تعلیم وتلقین ضرور کرتے ہیں ــــ اللہ تعالیٰ نے جنھیں توفیق دی ہے وہ واجب نمازیں مسجد میں پڑھتے ہیں تاکہ مسجد میں پڑھنے کا ثواب ضائع نہ ہو اور سنتی نمازیں گھر میں پڑھتے ہیں تاکہ چھوٹے بچوں کو بھی نماز پڑھنے کا شوق پیدا ہو۔

صادق الوعد اسمٰعیلؑ کا طرز عمل:۔

وَكَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ (پ۱۶ مریم ع۷) "(اسمٰعیل علیہ السلام) اپنے گھر کے لوگوں کو نماز پڑھنے اور زکوٰۃ

دینے کی تاکید کیا کرتے تھے"۔

یہ اسمٰعیلؑ بھی نبی تھے مگر یہ ابن ابراہیمؑ نہیں بلکہ دوسرے ہیں آپ کو عموماً صادق الوعد کہا جاتا ہے۔ ایک شخص نے آپ سے کہا کہ یہیں آپ رکے رہئے میں ابھی آتا ہوں یہ کہہ کر وہ چلا گیا اور پھر بھول گیا کہ میں نے کسی سے کوئی وعدہ بھی کیا ہے چنانچہ سال بھر تک جناب اسمٰعیل وہیں اس کے انتظار میں کھڑے رہے اتفاقاً اس شخص کا ایک روز اُدھر سے گزر ہوا تو دیکھا کہ آپ کھڑے ہیں جناب اسمٰعیلؑ نے فرمایا کہ "بھائی تو نے بڑی دیر کر دی"۔ اس کے علاوہ کچھ نہ کہا۔
آپ اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کی تاکید فرماتے رہتے تھے۔

نماز میں قنوت پڑھنے کا حکم :-

حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُومُوا لِلّٰهِ قٰنِتِينَ (پ ۲ بقرہ ع ۱۵) "پابندی سے نمازیں پڑھو اور خصوصاً صلوٰۃ وسطیٰ ظہر کی نماز پڑھو اور کھڑے ہو کر اللہ ہی کیلئے قنوت پڑھو"۔
اس آیت میں بھی نماز پڑھنے کا تاکیدی حکم موجود ہے اور خاص چیز یہ ہے کہ صلوٰۃ وسطےٰ کے لئے مخصوص حکم دیا جا رہا ہے، یوں تو مفسرین کے ہاں اختلاف ہے لیکن قوی تر بات یہی ہے کہ صلوٰۃ وسطیٰ سے مراد نماز ظہر ہے کیونکہ صبح اور عصر کے درمیان واقع ہے۔
اس آیت میں قابل غور ایک بات یہ بھی ہے کہ یہ آیت قنوت کا بھی حکم دے رہی ہے بحمدہ شیعہ آج بھی نمازوں میں قنوت پڑھتے ہیں۔

کامیابی کا راز :-

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ (پ ۱۸ مومنون ع ۱) "وہ ایمان لانے والے کامیاب ہوئے جو اپنی نمازوں میں (خدا کے سامنے) گڑگڑاتے ہیں"۔
ان لوگوں کو سوچنا چاہئے جو نماز نہیں پڑھتے کہ آخر وہ کس طرح کامیاب ہوں گے۔

نماز کی تاثیر :-

اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ (پ ۲۱ عنکبوت ع ۱) "بے شک نماز بے حیائیوں اور (بری باتوں اور) برے کاموں سے باز رکھتی ہے یقیناً ذکر خدا بے پناہ عظمتوں کا حامل ہے"۔

جو لوگ نماز ہی نہیں پڑھتے ان کو بے حیائیوں اور برائیوں سے باز رہنے کی بھی کوئی ضرورت نہیں ہے کیونکہ نماز نہ پڑھنا پروردگار کے حکم کو ٹھکرانا، اُسوۂ رسولؐ سے اعراض اور سیرت ائمہؑ سے روگردانی کرنا تو دنیا کی تمام بے حیائیوں اور برائیوں سے بدتر بات ہے۔
جو لوگ نمازیں پڑھتے ہیں مگر یہ نہیں معلوم ہوتا کہ نماز قبول ہوئی یا نہیں وہ تمام حضرات اس آیت کو سامنے رکھ کر نمازیں پڑھیں اور پھر شام کو غور کریں نماز پڑھنے سے پیشتر ان کے اندر جو برائیاں تھیں "وہ ختم ہوئیں یا نہیں"۔ اگر برائیوں اور بے حیائیوں میں کمی ہو تو سمجھنا

چاہئے کہ نماز قبول ہوگئی کیونکہ نماز برائیوں سے بچانے کی ذمہ دار ہے اور اگر نماز کے بعد برائیوں میں کوئی کمی واقع نہ ہو تو سمجھنا چاہئے کہ ابھی نماز قبول نہیں ہوئی اس لئے خشوع وخضوع تقویٰ وطہارت اور خلوص نیت کی مزید ضرورت ہے۔

خدائی انتباہ :۔

اَضَاعُوا الصَّلٰوۃَ وَاتَّبَعُوا الشَّھَوٰاتِ فَسَوْفَ یَلْقَوْنَ غَیًّا (پ۱۶ مریم ع۷) "جن لوگوں نے نمازیں کھوئیں اور خواہشات نفس کے بندے ہو گئے عنقریب یہ لوگ (اپنی گمراہی کے بدترین نتیجہ) کو پالیں گے"۔

جو لوگ نمازیں نہیں پڑھتے نتیجۃً وہ بندۂ ہوا وہوس ہو جاتے ہیں، اور جو خواہشات نفس کی پیروی کرنے لگتا ہے وہ محمدؐ وآل محمدؐ کا متبع اور پیرو نہیں رہ جاتا ۔۔۔ ایسی صورت میں محبت اہلبیتؑ کا زبانی دعویٰ مثمر نہیں ہوگا۔ پھر تو دنیا کی کوئی طاقت اس پر آتے ہوئے عذاب کو ٹال نہیں سکتی۔

تارک الصلوٰۃ مشرک ہے :۔

مُنِیْبِیْنَ اِلَیْہِ وَاتَّقُوْہُ وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَلَا تَکُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ۔ (پ۲۱ روم ع۴) "اللہ (ہی کی طرف) رجوع ہو کر (عبادت کرو) اس سے ڈرو اور (مستقل) نماز پڑھو۔ اور شرک کرنے والوں کی طرح نہ ہو جاؤ"۔

نمازوں کو نظر انداز کرنے والے کے لئے وہ منزل بھی آتی ہے جب وہ مشرک ہو جاتا ہے اور شرک دنیا کا سب سے بڑا ظلم ہے ۔ اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ ۔

شیطان کی دھمکی ۔ خدا کا جواب :۔

لَاَقْعُدَنَّ لَھُمْ صِرَاطَکَ الْمُسْتَقِیْمَ ثُمَّ لَاٰتِیَنَّھُمْ مِّنْ بَیْنِ اَیْدِیْھِمْ وَمِنْ خَلْفِھِمْ وَعَنْ اَیْمَانِھِمْ وَعَنْ شَمَآئِلِھِمْ وَلَا تَجِدُ اَکْثَرَھُمْ شٰکِرِیْنَ ۝ قَالَ اخْرُجْ مِنْھَا مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا لَمَنْ تَبِعَکَ مِنْھُمْ لَاَمْلَئَنَّ جَھَنَّمَ مِنْکُمْ اَجْمَعِیْنَ (پ۸ اعراف ع۹) "میں تیری سیدھی راہ پر بنی آدم کو گمراہ کرنے کے لئے تاک میں بیٹھوں گا اور تو سہی جو آگے پیچھے اور داہنے بائیں (ہر چہار طرف سے) اُن پر حملہ کروں (اور ان کو بہکاؤں گا) اور ان میں سے بہتیروں کا شکر گزار نہیں پائے گا۔ خدا نے فرمایا او! بدحال وبدبخت یہاں سے دفعان ہو جا اور (یاد رکھ) جو تیرا کہنا مانے گا تو میں یقیناً تجھ کو اور تیرے سارے پیروؤں کو جہنم میں بھر دوں گا"۔

جو نماز نہیں پڑھتا یقیناً اس پر شیطان کا بھرپور قبضہ ہو جاتا ہے اور وہ شیطان کے چشم وابرو کے اشارے پر رقص کرتا ہے، ایسے لوگوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ خدا نے عہد کر لیا ہے کہ شیطان کے ساتھ ان سب کو جہنم رسید کیا جائے گا۔

مخلصین گمراہ نہیں ہوں گے۔ شیطان کا اقرار:

لَأُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَلَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ (پ ۱۴ حجر ع ۳) "شیطان نے کہا میں (تیرے بندوں کو) دنیا میں ساز و سامان کو عمدہ اور آراستہ کر کے دکھاؤں گا اور ان کو ضرور بہکاؤں گا مگر ان میں سے تیرے مخلص بندے میرے بہکانے میں نہیں آئیں گے۔"

دنیا کی چہل پہل میں مصروف انسان غرض خلقت کو بھول گیا، لیکن خدا کے ایسے مخلص بندے بھی ہیں جو دنیا کی رعنائیوں کی طرف کبھی متوجہ تک نہیں ہوئے۔ پہلے ہی دن شیطان نے اندازہ کر لیا تھا کہ ان مخلص بندوں کو گمراہ کرنا میرے بس کی بات نہیں ہے۔ جن لوگوں کو شیطان گمراہ کرتا ہے اور وہ اس کے گھسّے میں آ بھی جاتے اگر انھیں ذرا ہوش آیا اور نفس لوامہ کی ملامت سے متاثر ہو کر شیطان کے پھندے سے باہر آنا چاہا تو اس کی آسان ترکیب یہ ہے کہ پیشانی کو خاک پر مالک کے سجدے میں رکھ کر توبہ کرے۔ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى وَبِحَمْدِهٖ کا نعرہ شیطان کی موت ہے۔

جہنم میں جانے والوں کا بیان:

مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ ۔ قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ ۔ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِينَ ۔ وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ ۔ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّينِ ۔ حَتَّىٰ أَتَانَا الْيَقِينُ ۔ فَمَا تَنفَعُهُمْ شَفَاعَةُ

الشَّافِعِينَ ۔ (پ ۲۹ مدثر ع ۱۶) کس چیز نے تم لوگوں کو جہنمی بنا دیا؟ وہ جہنمی لوگ جواب دیں گے کہ ہم لوگ نہ نمازیں پڑھتے تھے اور نہ محتاجوں کو کھانا کھلاتے تھے (بلکہ) باطل پرستوں کے ساتھ ہم بھی برے کام کرتے اور قیامت (وغیرہ) کو جھٹلاتے تھے یہاں تک کہ ہمیں موت آ گئی۔ اب انھیں کسی شفاعت کرنے والے کی شفاعت کام نہ دے گی۔"

نماز کے ٹھکرانے اور دین کے مذاق اڑانے کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ آدمی باطل پرست ہو جاتا ہے اور شیطان کے آہنی شکنجوں میں اس وقت تک تڑپتا رہتا ہے جب تک موت نہیں آ جاتی — پھر تو کسی کی شفاعت و سفارش سود مند نہ ہو گی۔

ذکر خدا سے غافل اندھا ہوتا ہے:

وَمَنْ أَعْرَضَ عَن ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَىٰ ۔ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِي أَعْمَىٰ وَقَدْ كُنتُ بَصِيرًا ۔ قَالَ كَذَٰلِكَ أَتَتْكَ آيَاتُنَا فَنَسِيتَهَا وَكَذَٰلِكَ الْيَوْمَ تُنسَىٰ ۔ (پ ۱۶ طٰہٰ ع ۱۶) جو شخص میری یاد سے روگرداں ہو گا اس کی زندگی بہت تنگی میں بسر ہو گی اور قیامت میں وہ اندھا کر کے اٹھایا جائے گا وہ کہے گا الٰہی میں تو آنکھ والا تھا تو نے مجھے اندھا کر کے کیوں اٹھایا۔ خدا فرمائے گا ایسا ہی (ہونا چاہئے) ہماری آیتیں بھی تو تیرے پاس آئی تھیں تو تو انھیں بھلا بیٹھا اسی طرح آج تو بھی بھلا دیا گیا۔"

آئینۂ عترتؑ

انسان کی غرض خلقت "صرف عبادت" ہے لیکن ساری عبادتوں کی روح نماز ہے، ساری عبادتوں کی سرتاج نماز ہے، ساری عبادتوں سے افضل نماز ہے اور نماز ساری عبادتوں کی قبولیت کا وسیلہ اور ذریعہ ہے۔ اس سے غفلت اور لاپرواہی انسانیت نہیں ہے۔ دعویداران محبت اہلبیتؑ عترتؑ کے آئینہ میں ذرا اپنے اعمال کا چہرہ دیکھیں۔"

نماز دین کا ستون ہے :۔

جناب امیرالمومنین علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں :۔

(۱) اوصیکم بالصلوٰۃ وحفظھا فانھا خیر العمل وھی عمود دینکم (بحارالانوار جلد ۱۸ ص۱)

اے بندگان خدا! تم کو نماز کے قائم کرنے اور اس کے اوقات کی حفاظت کی نصیحت ووصیت کرتا ہوں نماز بہترین عمل اور دین کا ستون ہے

کاش شیعیان علیؑ مولائے کائنات کی اس وصیت کو کان لگا کر سن لیتے اور اس پر عمل کرکے اپنے دین سے خیرخواہی کا ثبوت دیتے۔

امام محمد باقر علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ :۔

(۲) الصلوٰۃ عمود الدین مثلھا کمثل عمود الفسطاط اذا ثبت العمود ثبت الاوتاد والاطناب واذا مال العمود وانکسر لم یثبت وتد ولا طنب۔ (بحارالانوار مجلسی جلد ۱۸ ص۹)

نماز دین کا ستون ہے جیسے چوب خیمہ اگر اس کو قرار ہے تو طنابیں میخیں سب محفوظ و برقرار رہیں گی اگر چوب ہی جھک جائے یا ٹوٹ جائے تو طناب و میخ کوئی سلامت نہیں رہے گا۔ (اور خیمہ گر پڑے گا)

جناب سرور کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی مثال کو اس سے پہلے دنیا کو سنا چکے ہیں، ارشاد ہوتا ہے :۔

(۳) مثل الصلوٰۃ مثل عمود الفسطاط اذا ثبت العمود نفعت الاطناب والاوتاد والغشاء واذا انکسر لم ینفع ولا وتد ولا غشاء۔ (بحارالانوار جلد ۱۸ ص۹)

نماز کی مثال چوب خیمہ کی ہے کہ اگر وہ لکڑی ثابت و برقرار ہے تو طنابیں میخیں اور چھولداری سب نفع بخش اور اگر وہ ستون ہی ٹوٹ گیا وہ چھولداری، میخ و طناب سب بے فائدہ (کیونکہ اب سب زمیں دوز ہو جائے گا)

نماز سے منھ موڑ کر اور دوسری عبادتوں کے انجام دینے والے عصمت کی زبان سے اپنے دوسرے اعمال وعبادات کا انجام بغور سن لیں عبادات واعمال کے خیمے، نیکیوں اور اچھائیوں کی میخیں اور طنابیں تب ہی منفعت بخش ہو سکیں گی جب کہ نماز کے مضبوط ستون پر ان کا مدار ہو۔

اقرار توحید کے بعد نماز کا درجہ :۔

کہنے کو تو نماز کا شمار فروع دین میں ہے اور ہے بھی فروع دین ہی میں لیکن عظمتوں کے لحاظ سے نماز، توحید کے بعد دوسرے نمبر پر

آتی ہے۔

(٤) قال معاویۃ بن وھب.	معاویہ بن وہب کا بیان ہے کہ صادق
سئلت اباعبداللہ علیہ السلام	آل محمدؐ سے پوچھا کہ سب سے بہتر عمل
عن افضل ما یتقرب بہ العباد	جس سے بندہ کو قرب خدا نصیب
الی ربھم واحب ذالک الی	ہوگیا ہے اور کس عمل کو خداوند عالم
اللہ عزوجل ماھو؟ فقال	بہت محبوب رکھتا ہے؟ معصومؑ نے
ما اعلم شیئاً بعد المعرفۃ	ارشاد فرمایا کہ توحید کی معرفت کے
افضل من ھذہ الصلوٰۃ	بعد نماز سے افضل و بہتر میں کسی عمل
الا تری ان العبد الصالح	کو نہیں جانتا کیا تو دیکھتا نہیں کہ
عیسیٰ بن مریم قال اوصانی	بندہ صالح عیسیٰ بن مریم فرماتے ہیں
بالصلوٰۃ والزکوٰۃ مادمت	کہ تا حیات مجھے نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے
حیا۔ (مواعظ المتقین ص ۳)	کی (اللہ تعالیٰ نے حکم دیا) وصیت کی ہے

جنت نماز پڑھنے والے کی ہے:۔

جناب امام حسن عسکری علیہ السلام سے روایت ہے کہ:۔

(٥) کلمہ عزوجل موسیٰؑ	جناب موسیٰؑ کے سوال پر میرے اللہ!
الٰھی ما جزاء من صلّی الصلوٰۃ	اس نمازی کا کیا ثواب ہے جو نمازوں کو
لوقتھا قال اعطیہ سؤلہ	وقت پر ادا کرے۔ کے جواب میں اللہ تعالیٰ
وابیحہ جنتی۔	نے فرمایا اس کی حاجتوں کو پورا اور اپنی
(بحار الانوار جلد ١٨ ص ٦)	جنت اس کیلئے جائز و مباح کرتا ہوں۔

نماز کی اہمیت:۔

اگر آپ نماز کی وقعت اور اہمیت کا اندازہ کرنا چاہتے ہوں تو اس روایت کو ملاحظہ کیجئے۔ صادق آل محمدؐ فرماتے ہیں:۔

(٦) یؤتی بعبد یوم القیامۃ	قیامت کے دن ایک ایسا شخص لایا جائیگا
لیست لہ حسنۃ فقال لہ	جس کے پاس (نامۂ اعمال میں) کوئی نیکی
اذکر او تذکر ھل لک من	نہ ہوگی اس سے کہا جائیگا کہ اپنی نیکی یاد کر
الحسنۃ قال فیتذکر فیقول	یا ہم یاد دلائیں؟ وہ شخص غور کرنے
یارب مالی من حسنۃ الا	کے بعد عرض کرے گا پالنے والے میرے
ان فلانا عبدک المومن	پاس کوئی نیکی نہیں ہاں ایک مرتبہ تیرے
مربی فطلبت منہ ماء فاعطانی	بندۂ مومن۔ جو میری جانب سے گزرا تھا
فتوضأت بہ وصلّیت لک	نے پانی طلب کیا میں نے اسے پانی دیدیا
قال فیقول الرب تبارک	اس نے وضو کرکے تیری نماز پڑھی۔ اس
وتعالیٰ قد غفرت لک	وقت اللہ تعالیٰ کا حکم ہوگا میں نے تجھے
ادخلوا عبدی الجنۃ	بخش دیا۔ میرے اس بندے کو جنت میں
(بحار الانوار جلد ١٨ ص ٦)	لے جاؤ۔

اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ اب آیندہ سے یہی کیا جائے کہ نمازیوں کیلئے پانی کا انتظام کردیا جائے جنت تو مل ہی جائے گی روایت سے نماز کی اہمیت اور عظمت کا پتہ چلتا ہے کہ جب اللہ کی نماز پڑھنے کیلئے پانی کا انتظام خلوص دل اور نیک نیتی سے

کہہ دیا جائے تو اللہ اتنا خوش ہوتا ہے کہ اس کو "عبدی" میرا بندہ کہتا ہے اور جنت دے دیتا ہے۔ اندازہ کیجئے اس نمازی کا کیا مرتبہ ہوگا جو اپنے رب کے سامنے جبین نیاز کو نہایت انکساری سے خاک پر رکھ دیتا ہے ـــ اور پھر یہ بھی سوچئے کہ جو شخص نماز نہیں پڑھتا اور اس کو سبک سمجھ کر ترک کرتا رہتا ہے خدا اُس سے کس قدر ناراض ہوگا ـــ یہ بھی یاد رہے کہ خدا اسی نماز سے راضی و خوشنود ہوتا ہے جسے مومن ادا کرتا ہے۔ اسی لئے روایت میں "عبدک المومن" کی قید موجود ہے اور مومن وہی ہوتا ہے جو اقرار ولایت جناب امیرؑ اور محبت و مودت محمدؐ و آل محمدؐ کا قائل ہو۔

شیطان نمازی سے حسد کرتا ہے:۔

جناب امیر المومنین علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ:۔

(۷) اذا قام الرجل الی الصلوٰۃ اقبل الیہ ابلیس ینظر الیہ ابلیس ینظر الیہ حسد الما یری من رحمۃ اللہ التی تغشاہ

(بحار الانوار جلد ۱۸ ص ۶)

جب کوئی شخص نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو رحمت خدا اُسے اپنے آغوش میں لے لیتی ہے جسے دیکھ کر ابلیس حسد کرتا ہے۔

جہنم کی آگ سے پہلے ہی اگر کوئی شخص شیطان کو سزا دیتا ہے تو وہ صرف نمازی ہے جسے دیکھ کر شیطان حسد سے انگاروں پر

لوٹتا ہے۔ جو نماز نہیں پڑھتا شیطان اس کے اس فعل سے مسرور ہوتا ہوگا۔

نمازی سے شیطان خوف کھاتا ہے:۔

مرسل اعظم جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ:۔

(۸) لایزال الشیطان ذعرا من امر المومن ما حافظ علی الصلوٰت الخمس فاذا ضیعھن اجتراء علیہ

(بحار الانوار جلد ۱۸ ص ۱۲)

ایسا مومن جو نماز پنجگانہ کی حفاظت کرتا ہے شیطان اس سے خوف کھاتا ہے اور جب نمازیں ضائع ہوتی ہیں اس وقت شیطان حملہ آور ہوتا اور اس کی جرأتیں بڑھ جاتی ہیں۔

دین و ایمان کا پرانا قزاق اور اعمال و عبادات کا غارت گر ابلیس لعین ہر لحظہ اس تاک میں رہتا ہے کہ مومنین کو غافل پائے اور فوراً حملہ کر بیٹھے اس کا حوصلہ بڑھ جاتا ہے اور اپنے اس شیطانی ارادے کی تکمیل میں وہ اس وقت اور جری و جسور ہو جاتا ہے جب بندۂ مومن نمازیں ضائع کر دیتا ہے ـــ وہ شیعیان علیؑ اور عزادارین حسینؑ جو نماز کے پابند ہیں شیطان انھیں گمراہ تو کیا کرے گا۔ ڈر کی وجہ سے ان کے قریب بھی نہیں جاتا۔ اللہ کے ان مخلص بندوں کو شیطان کبھی گمراہ نہیں کر سکتا۔ البتہ بے نمازی، شیطان کو اپنے دین و مذہب پر حملہ آوری کا موقع دیتا اور ترک صلوٰۃ سے اُس کی جرأتوں اور جسارتوں

میں زیادتی کا سبب بنتا ہے اور پھر وہ شیطان کے چشم ابرو کے اشارے پر رقص کرتا ہے۔

شیطان کی بے قراری :۔

صادق آل محمدؑ سے روایت ہے کہ :۔

(۹) ..... ان العبد اذا سجد نادی ابلیس یا ویلتہ اطاع وعصیت وسجد وابیت
(بحار الانوار جلد ۱۸ ص ۱۳۰ من لا یحضرہ الفقیہ جلد ا ص ۶۹)

جب بندۂ خدا سجدہ کرتا ہے تو شیطان چیخ اٹھتا ہے اور (بلبلا) کر کہتا ہے ہائے ہائے یہ بندۂ معبود اطاعت خدا کرتا ہے اور میں نے سرکشی و نافرمانی کی یہ اس کو سجدہ کر رہا ہے اور میں نے انکار کر دیا

کیا ایسا کوئی دن بے نمازیوں کیلئے بھی آسکتا ہے جب وہ نماز نہ پڑھنے پر کف افسوس ملیں گے؟ وقت نکل جانے کے بعد پچھتاوا مفید نہیں ہوا کرتا۔

نماز گناہوں کو مٹا دیتی ہے :۔

نبی کریمؐ کا ارشاد ہے :۔

(۱۰) ما من صلوٰۃ یحضر وقتہا الا نادی ملک بین یدی الناس قوموا الی نیرانکم التی اوقدتموھا علی ظہورکم فاطفئوھا بصلوٰتکم

ہر نماز کے وقت لوگوں کے درمیان ایک فرشتہ اعلان کرتا ہے کہ لوگو! اپنی پشت پر (بداعمالی کی جو) آگ تم نے بھڑکا رکھی ہے اس کو نماز کے پانی سے بجھا لو ۔

(بحار جلد ۱۸ ص ۱۵ من لا یحضر جلد ا ص ۶۵)

یہ بھی حضور مرسل اعظمؐ کا ارشاد ہے :۔

(۱۱) من صلی الخمس کفر اللہ عنہ من الذنوب مابین کل صلواتین وکان کمن علی بابہ نہر جار یغتسل فیہ خمس مرات لا تبقی علیہ من الذنوب شیئا الا الموبقات ھی جحد النبوۃ والامامۃ او ظلم اخوانہ المومنین او ترک التقیۃ حتی یضر بنفسہ واخوانہ المومنین
(بحار الانوار جلد ۸ ص ۹)

جو شخص پنجگانہ نماز ادا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی ہر دو نماز کی درمیانی مدت کے گناہ مٹا دیتا ہے اس نمازی کی مثال ایسے شخص کی ہے جس کے دروازہ پر نہر جاری ہو جس میں وہ پانچ مرتبہ نہاتا ہو، گناہوں کے سارے داغ دھبے مٹ جاتے ہیں، ہاں مہلک گناہ جیسے انکار نبوت و امامت، برادران ایمانی پر ظلم (ہاتھ سے ہو یا زبان سے) یا ایسے موقع پر تقیہ سے اعراض جب اپنے نفس یا مومنین کو ضرر پہنچنے کا اندیشہ ہو۔ اس قسم کے گناہ البتہ پائدار ہوتے ہیں جو نہیں مٹتے۔

نماز واجب بیس حجوں سے افضل :۔

ایک حج کے کرنے میں کتنی زحمتوں کا سامنا ہوتا ہے اور کس قدر مال خرچ ہوتا ہے ان امور کے پیش نظر ظاہر بیں بڑی آسانی سے کہہ سکتا ہے کہ حج نماز سے بھی افضل و برتر ہوگا۔ مگر ایسا نہیں ہے معصوم علیہ السلام کی حقیقت بیں نگاہوں نے نماز و حج کا موازنہ کر کے فیصلہ سنا دیا۔

(۱۲) عن الصادق علیہ السلام قال صلوٰۃ الفریضۃ خیر من عشرین حجۃ وحجۃ خیر من بیت مملوٌ ذھبا یتصدق منہ حتی یفنی او حتی لا یبقی منہ شئ

صادق آل محمدؑ نے ارشاد فرمایا ہے کہ نماز واجب بیس حجوں سے بہتر اور ایک حج ـــ سونے سے بھرے ہوئے گھر کا سارا سونا راہِ خدا میں تصدق کر دینے سے بہتر ہے۔

(بحار جلد ۱۸ ص ۱۲، من لا یحضر جلد ۱ ص ۶۸ و فروع کافی فضل الصلوٰۃ)

امام محمد باقرؑ کا پیغام ۔ شیعیان علیؑ کے نام

جو لوگ محمدؐ و آل محمدؐ کی محبت کا اقرار کرتے ہوئے واجبات سے دور اور محرمات سے قریب رہنے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔ حلال و حرام اور جائز و ناجائز کی بحث جن کے نزدیک مہمل اور نماز کی پابندی جن کے نزدیک غیر ضروری ہے اُن کے نام معصوم امامؑ کا حسب ذیل پیغام ہے۔

(۱۳) قال لبعض شیعتہ بلغ من لقیت من موالینا عنا السلام وقل لھم لا اغنی عنکم من اللہ شیئاً الا بورع فاحفظوا السنتکم وکفوا ایدیکم وعلیکم بالصبر والصلوٰۃ فان اللہ مع الصابرین۔

اپنے بعض چاہنے والوں سے معصومؑ نے ارشاد فرمایا کہ ہمارے دوستوں سے ملاقات ہو تو انھیں میرا سلام کہنا اور کہہ دینا کہ تمہیں خدا (کے عذاب) سے کوئی چیز بے پروا نہیں بنا سکتی سوائے ورع وتقویٰ

کے (لہٰذا تم لوگوں پر واجب ہے کہ) اپنی زبانوں کو بُری باتوں سے محفوظ رکھو اور (ظلم وستم سے) اپنے ہاتھوں کو روکو۔ تم پر لازم ہے کہ روزہ اور نماز کے پابند ہو جاؤ۔ بیشک خدا صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے

(بحار الانوار جلد ۱۸ ص ۱۳)

نماز اسلام کی زینت ہے:۔

جناب امیر علیہ السلام کا ارشاد ہے:

(۱۴) ان لکل شئ زینۃ وزینۃ الاسلام الصلوٰۃ الخمس ولکل شئ رکن ورکن المومن الصلوٰت الخمس ولکل شئ سراج وسراج قلب المومن الصلوٰت الخمس ولکل شئ ثمن وثمن الجنۃ الصلوٰت الخمس ولکل شئ برأۃ و برأۃ المومن من النار الصلوٰت الخمس

ہر شے کی کوئی نہ کوئی زینت ہے، اسلام کی زینت نماز پنجگانہ ہے۔ ہر شے کیلئے رکن ہے اور مومن کا رکن نماز پنجگانہ ہے ہر شے کے لئے چراغ ہے اور مومن کے دل کا چراغ نماز پنجگانہ ہے ہر شے کی قیمت ہے اور جنت کی قیمت نماز پنجگانہ ہے، ہر شے کیلئے صورت برأت ہے اور مومن کیلئے دوزخ سے دوری اور برأت نماز پنجگانہ ہے۔

(جامع الاخبار ص ۹۱)

نماز کے لئے جناب امیر علیہ السلام کی تاکید:۔

(۱۵) تَعَاھَدُوْا اَمْرَ الصَّلوٰۃِ وَحَافِظُوْا عَلَیْھَا، وَاسْتَکْثِرُوْا

مِنْهَا وَ تَقَرَّبُوْا بِهَا، فَاِنَّهَا كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتَابًا مَوْقُوْتًا، اَلَا تَسْمَعُوْنَ اِلٰى جَوَابِ اَهْلِ النَّارِ حِيْنَ سُئِلُوْا مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ؟ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ـ

"نماز کی پابندی اور اس کی نگہداشت کرو اور اسے زیادہ سے زیادہ بجالاؤ اور اس کے ذریعہ اللہ کا تقرب چاہو کیونکہ نماز مسلمانوں پر وقت کی پابندی کے ساتھ واجب کی گئی ہے ۔ کیا (قرآن کی زبانی) دوزخیوں کے جواب کو تم (لوگوں) نے نہیں سنا کہ جب ان سے پوچھا جائے گا "کون سی چیز تمہیں دوزخ کی طرف کھینچ لائی تو وہ کہیں گے کہ ہم نمازی نہ تھے"۔

سلسلۂ کلام کو جاری رکھتے ہوئے حکیم الٰہی مولائے کائنات حضرت امیر علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ :-

"بلاشبہ نماز گناہوں کو جھاڑ کر اس طرح الگ کر دیتی ہے جس طرح (درخت سے) پتے جھڑتے ہیں ۔ اور انھیں اس طرح الگ کرتی ہے جس طرح (چوپاؤں کی گردنوں سے) پھندے کھول کر انھیں رہا کیا جاتا ہے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز کو اس گرم چشمہ سے تشبیہ دی ہے جو کسی شخص کے گھر کے دروازہ پر ہو اور وہ اس میں دن رات پانچ مرتبہ غسل کرے تو کیا امید کی جا سکتی ہے کہ اس کے (جسم پر) کوئی میل رہ جائے گا ؟ نماز کا حق تو وہی مردانِ خدا پہچانتے ہیں جنھیں متاعِ دنیا کی سج دھج اور مال و اولاد کا سرور

دیدہ و دل اُسے غفلت میں نہیں ڈالتا ۔ چنانچہ، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ :-

رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاۗءِ الزَّكٰوةِ "کچھ لوگ ایسے ہیں کہ جنھیں خدا کے ذکر اور نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے سے نہ تجارت غافل کرتی ہے نہ خرید و فروخت"۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باوجودیکہ انھیں جنت کی نوید دی جا چکی تھی (بکثرت) نماز پڑھنے سے اپنے کو زحمت و تعب میں ڈالتے تھے کیونکہ اللہ کا حکم تھا وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا "اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دو اور خود بھی اُس کی پابندی کرو"۔ چنانچہ حضرت اپنے گھر والوں کو خصوصیت کے ساتھ نماز کی تاکید فرماتے تھے اور خود بھی اس کی کثرت بجا آوری میں زحمت و مشقت برداشت کرتے تھے ۔

(نہج البلاغہ مطبوعہ احباب پبلشرز لکھنؤ)

نماز جماعت کی فضیلت :-

امام باقر علیہ السلام کا ارشاد ہے :

(۱۶) ما من عبد من شیعتنا	جب ہمارا کوئی چاہنے والا نماز کے لئے
یقوم الی الصلوٰۃ الا اکتنفتہ	کھڑا ہوتا ہے تو جتنے لوگ اس کے پیچھے
بعدد من خالفہ ملائکۃ	نماز پڑھتے ہیں اتنے ہی فرشتے اس کے

یصلون خلفه ویدعون الله عزوجل له حتی یفرغ من من صلوته ۔

پیچھے نماز پڑھتے ہیں اور خدا سے اس کے واسطے دعا کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ لوگ نماز سے فارغ ہو کر چلے جائیں ۔

(من لایحضر جلد ا ص۶۲ و بحار جلد۱۸ ص۶)

تارک الصلوٰۃ کا حشر

ذیل میں ہم اُن حدیثوں اور روایتوں کو نقل کرتے ہیں جنھیں پڑھ کر دل لرز جاتا ہے جن معصومین علیہم الصلوٰۃ والسلام کی محبت پر ہمیں ناز ہے خود وہ حضرات نماز کے سلسلہ میں کیا فرماتے ہیں ہر شیعہ کو سن کر اس پر عمل کرنا چاہئے ۔

بے نمازی کا اسلام خطرہ میں :۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے دوستوں کو آگاہ کیا ہے کہ :۔

(۱۷) لاحظ فی الاسلام عن ترك الصلوٰۃ ۔

تارک الصلوٰۃ (بے نمازی لوگوں) کا کوئی حصہ اسلام میں نہیں ہے

(بحار ۱۸ ص۱۳)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے :۔

(۱۸) مابین الکفر والایمان الاترك الصلوٰۃ

کفر اور ایمان کے درمیان ترک نماز کے سوا اور کوئی فرق نہیں ہے ۔

(بحار جلد ۱۸ ص۹)

کون کافر ہے ؟ :۔

(۱۹) سئل ابو عبد الله مابال الزانی لاتسمیته کافرا وتارك الصلوٰۃ قد تسمیه کافرا وما الحجة فی ذالك قال لان الزانی وما اشبهه انما یفعل ذالك لمكان الشهوة ولانها تغلبه وتارك الصلوٰۃ لایتركها الا استخفافا بها ....“

جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ کیا وجہ ہے کہ بے نمازی کو تو کافر کہا گیا مگر زانی کو کافر نہیں کہا جاتا ۔ فرمایا اس لئے کہ زانی وغیرہ حیوانیت سے مغلوب ہو کر فعل حرام کا ارتکاب کرتے ہیں مگر تارک الصلوٰۃ ایسا نہیں ہے بلکہ وہ نماز کو ٹھیک (اور فعل عبث) سمجھ کر ترک کرتا ہے ۔

(بحار جلد۱۸ ص۵ من لایحضرہ الفقیہ جلد ا ص۶۲)

پناہ بذات خدا :۔

(۲۰) قال رسول الله لما اسری بی الی السماء مضیت باقوام ترضخ رؤسهم بالصخر فقلت من هؤلاء یاجبرئیل فقال هؤلاء الذین ینامون عن صلوٰۃ العشاء

رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب شب معراج آسمانوں کی سیر کر رہا تھا تو میرا گذر ایسے گروہ کی طرف سے ہوا جو پتھر سے اپنے سروں کو پھوڑ رہے تھے میں نے پوچھا جبرئیل یہ کون لوگ ہیں جبرئیل نے کہا۔ یہ وہ لوگ ہیں جو نماز عشاء (پڑھے بغیر)

(بحار جلد ۱۸ ص ۱۱۳) سو جلاتے تھے۔

تارک الصلوٰۃ کوثر تک نہیں پہونچے گا :۔

(۲۱) عن زرارۃ عن ابی جعفرؑ قال قال لا تتهاون بصلاتك فان النبیؐ قال عند موته لیس منی من استخف بصلاته لیس منی شرب مسكراً لا یرد علی الحوض لا واللّٰہ

(فروع کافی کتاب الصلوٰۃ باب فضل الصلوٰۃ)

زرارہ کا بیان ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے (اپنے اصحاب سے) ارشاد فرمایا کہ نماز کو سبک اور حقیر نہ جانو۔ نبی کریمؐ نے اپنی رحلت کے موقع پر ارشاد فرمایا تھا کہ۔ جو نماز کو سبک سمجھے وہ مجھ سے نہیں ہے (اور) شراب پینے والا (بھی) مجھ سے نہیں ہے۔ قسم ہے خدا کی یہ (لوگ) میرے پاس حوض کوثر تک نہیں آسکتے۔

نماز سے غافل ہو کر شفاعت کی امیدیں رکھنے والی شخصیتیں بغور سن لیں نبی کریمؐ نے تارک الصلوٰۃ کو اپنی امت سے خارج کر دیا۔ بے نمازی اور شراب خوار کا تذکرہ ایک ہی ساتھ کیا جا رہا ہے اور دونوں کیلئے حلفیہ بیان دیا جا رہا ہے کہ یہ لوگ کوثر تک پہونچ ہی نہیں سکتے۔ جو کوثر تک نہ پہونچ سکے اسے ائمہ طاہرینؑ کی شفاعت کیونکر نصیب ہوگی اور پھر جنت کس طرح ملے گی۔

شیعہ علیؑ کا اختیار۔ علیؑ کا قائم کردہ معیار :۔

علیؑ کا شیعہ کون ہوتا ہے اور کیسا ہوتا ہے؟ علامتیں ہیں جو کتابوں میں موجود ہیں اور وہ علامتیں ان شیعوں میں پائی جاتی ہیں جو محبت و مودّت میں سرشار ایمان کے کئی درجوں پر فائز ہیں۔ مگر کم سے کم اور معمولی نشانی کیا ہے جسے

دیکھ کر پہچان لیا جائے کہ فلاں شخص جناب امیرؑ کا شیعہ ہے اس کی نشاندھی خود جناب امیرؑ فرماتے ہیں :

(۲۲) اختبروا شیعتی بخصلتین فان کانتا فیهم فهم شیعتی محافظتهم علی اوقات الصلوٰت ومواساتهم مع اخوانهم المؤمنین بالمال وان لم تكونا فيهم فاعزب ثم اعزب ثم اعزب

(جامع الاخبار ص ۴۴)

آزمائش کرو (پہچانو) میرے شیعوں کو دو عادتوں سے اگر وہ دونوں عادتیں ہوں تو وہ میرا چاہنے والا ہے (۱) اوقات نماز کی حفاظت اور (۲) برادران ایمانی سے محبت واخوت اور ہمدردی کا برتاؤ۔ اگر یہ عادتیں نہ ہوں تو (مجھ سے) دُور، دُور، دُور

محبت آل محمدؐ کا دعویٰ کرنے والے حضرات کیا جناب امیرؑ کے اس کلام کے آئینہ میں خود بھی اپنا چہرہ دیکھنا پسند کریں گے ؟

بے نمازی کی شفاعت نہ ہوگی :۔

امام جعفر صادق اور امام موسیٰ کاظم علیہما السلام کا بیان ملاحظہ ہو :۔

(۲۳) شفاعتنا لا تنال مستخفاً بصلاته

ہماری شفاعت نماز کو سبک اور حقیر جاننے والوں کو نصیب نہ ہوگی۔

(بحار جلد ۱۸ ص ۱۲ فروع کافی باب فضل الصلوٰۃ)

قارون و فرعون و ہامان، کون ؟ :۔

نماز سے غافل ہو کر محبت اہلبیتؑ کا جھوٹا نعرہ لگانے والے اپنے نعروں کی حقیقت کی طرف توجہ کریں، مرسل اعظمؐ ہادی اکبر

حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بے نمازیوں کو کس صف میں جگہ دے رہے ہیں، ملاحظہ ہو:۔

(۲۴) لا تضیعوا بصلاتکم فان من ضیع صلاتہ حشرہ اللہ مع قارون و فرعون و ھامان لعنھم اللہ واخزاھم

(بحار جلد ۸ ص۱۰۳ و جامع الاخبار ص۹۳)

تم لوگ نماز کو ضائع اور برباد نہ کرو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نماز کے برباد کرنے والے کا حشر قارون، فرعون اور ہامان جیسے لعین و رسوا لوگوں کے ساتھ کرے گا۔

بے نمازی کی عبرت ناک موت:۔

سرکار دو عالمؐ یہ بھی فرماتے ہیں کہ:

(۲۵) من ترک صلوٰۃ لا یرجو ثوابھا ولا یخاف عقابھا فلا ابالی ایموت یھودیا او نصرانیا او مجوسیا۔

(بحار جلد ۶ ص۱۰۳ جامع الاخبار ص۹۳)

(مواعظ المتقین ص۳۲)

جو شخص نماز چھوڑے درانحالیکہ نماز کے پڑھنے سے ثواب کی کوئی امید یا ترک نماز سے عذاب کا کوئی خوف نہ رکھتا ہو تو وہ شخص قطعاً و حتماً جہنمی ہے مجھے کوئی پرواہ نہیں وہ یہودی مرے، نصرانی مرے یا مجوسی (کی موت) مرے

پیغمبر اسلامؐ تارک الصلوٰۃ کے لئے ظاہر فرماتے ہیں کہ اُس کی موت بہر حال مسلم کی موت نہیں ہوگی بلکہ یہودیت، نصرانیت، یا مجوسیت میں سے کسی ایک کی موت اس کو نصیب ہوگی ــــ خدا ہر مرد مومن کو اس بدترین وقت سے محفوظ رکھے ــ

بے نمازی کی مدد کرنے والے کا گناہ:۔

تارک الصلوٰۃ نماز چھوڑ کر کتنا بڑا گناہ کرتا ہے اور کس قدر بدبخت و بدنصیب ہو جاتا ہے اس کا اندازہ آپ کو نیچے لکھی ہوئی حدیث سے ہوگا۔ حضرت پیغمبر اسلامؐ ارشاد فرماتے ہیں کہ:۔

(۲۶) من اعان علی تارک الصلوٰۃ بلقمۃ او کسوۃ فکانما قتل سبعین نبیا اولھم آدمؑ واخرھم محمدؐ

(جامع الاخبار ص۹۳)

جس نے بے نمازی کی ایک لقمہ (کھانے) یا ایک چیتھڑے (کپڑے) سے مدد کی وہ گویا ستر انبیاءؑ کا قاتل ہے (مقتول انبیاءؑ میں) اول جناب آدمؑ اور آخر جناب محمد مصطفےٰ (بھی شامل) ہیں

کیا ان اقوال معصومینؑ کو نظر انداز کر کے غفلت شعار حضرات اب بھی اپنے اوپر رحم کھا کر نماز نہ پڑھیں گے ــــ اور کیا نماز سے بے پرواہ ہو کر موت کے قریب جانے والے اس کے بعد بھی شفاعت ائمہؑ کا اپنے کو حقدار سمجھیں گے؟

بے نمازیوں پر تبرّا:۔

آج تک شیعوں کو اصرار ہے کہ وہ دشمنانِ محمدؐ و آلِ محمدؐ پر تبراء کریں گے۔ شیعوں کا یہ مطالبہ حق بجانب بھی ہے جن لوگوں کو تبراء ناپسند یا اس کے مخالف ہیں ان کا عمل بھی تبراء سے خالی نہیں اور میں یہ دعویٰ کرتا ہوں کہ دنیا کا ہر انسان تبراء کرتا ہے ــــ منھ سے کوئی اقرار نہ کرے لیکن عمل کے میدان میں پوری دنیا تبرائی ہے

فرق ہے تو صرف یہ کہ شیعیان علیؑ دشمنان محمدؐ و آل محمدؐ پر تبراء کرتے ہیں اور دنیا کے لوگ اپنے اپنے دشمنوں پہ تبراء کرتے ہیں ۔

کیا قیامت ہے کہ تبراء کرنے والوں پہ تبراء شروع ہو جائے امام جعفر صادق علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ :۔

(۲۷) من ترك صلوٰة الصبح تبرأ الایمان ومن ترك صلوٰة الظهر تبرأ منه الانبیاء ومن ترك صلوٰة العصر تبرأ منه الملائکة ومن ترك صلوٰة المغرب تبرأ منه القرآن ومن ترك صلوٰة العشاء تبرأ منه الرحمٰن

جو شخص نماز صبح ترک کرتا ہے اس پر ایمان تبرا (اظہار بیزاری) کرتا ہے، جو شخص نماز ظہر ترک کرتا ہے اس پر انبیاءؑ تبرا کرتے ہیں، جو شخص نماز عصر ترک کرتا ہے اس پر ملائکہ تبرا کرتے ہیں جو شخص نماز مغرب ترک کرتا ہے اس پر قرآن تبرا کرتا ہے اور جو شخص عشاء کی نماز ترک کرتا ہے اُس پر خود خداوند عالم تبرا کرتا ہے

(مواعظ المتقین صـ۳۲)

کیا غیرت دار اور شریف ـــ بے نمازی شیعوں کی غیرت ایمانی کو اب بھی جوش نہیں آئے گا اور اسی طرح تارک الصلوٰۃ ہو کر تبرا سُنا کریں گے ؟ ـــ ایمان، انبیاء، ملائکہ، قرآن اور رحمٰن جس پر تبرا کریں، جس سے اظہار بیزاری و برأت کریں اُس کا مستقر کہاں ہوگا اور اس کا پرسان حال کون ہوگا ؟ ۔

تارک الصلوٰۃ واجب القتل ہے :۔

علامہ مجلسی علیہ الرحمہ بحار الانوار میں لکھتے ہیں :۔

(۲۸) اعلم ان تارك الصلوٰة مستحلا كافر اجماعا كما ذكره فى المنتهى ثم قال ولو تركها معتقدا وجوبها لم يكفر وان استحق القتل بعد ترك ثلث صلوٰت والتعزير فيهن وقال احمد فى رواية القتل لاحد ابل يكفره ثم قال ولا يقتل عندنا فى اول مرة ولا اذا ترك الصلوٰة ولم يعزر وانما يجب القتل اذا تركها مرة فعزر ثم تركها ثانية فعزر ثم تركها ثالثة فعزر فاذا تركها رابعة فانه يقتل وان تاب و

معلوم ہونا چاہئے کہ بے نمازی جو ترک نماز کو حلال سمجھے اس کے کفر پر علماء شیعہ کا اجماع ہے جیسا کہ کتاب منتہیٰ میں مذکور ہے جس کے بعد یہ ہے کہ جو نماز کے واجب ہونے کا اعتقاد رکھتے ہوئے ترک کر دے وہ کافر تو ہے البتہ پے در پے تین نمازوں کے ترک پر وہ قتل کا مستحق ہے اور ترک نماز پر تعزیر کی جائیگی قتل کی روایت کے سلسلہ میں احمد نے کہا ہے کہ یہ قتل بربنائے "حد" نہیں ہے بلکہ بربنائے "کفر" ہے کہتے ہیں کہ ہمارے یہاں تارک الصلوٰۃ کو پہلی ہی بار قتل نہیں کیا جائیگا اور نہ اسے قتل کیا جائیگا جس کو ترک صلوٰہ پر سزا دی گئی ہو البتہ اُس شخص کا قتل واجب ہے جسے پہلی بار نماز ترک کرنے پر سزا دی گئی ہو پھر اس نے دوسری بار نماز ترک کی اور اس پر بھی سزا دی گئی پھر اسی طرح اس نے تیسری بار بھی نماز ترک کی اور اسے سزا دی گئی جب چوتھی بار وہ نماز کو ترک کریگا تو اسے قتل کر دیا جائیگا

قال بعض الجمهور يقتل باول مرة ـ

(بحار الانوار جلد ۱۸ ص۵)

(۲۹) قال شیخنا العلامة فی کتاب المنتهی ان تارک الصلوٰة مستحلا کافر اجماعا وان من ترکها معتقد الوجوبها لم یکفر وان استحق القتل بعد ثلث صلوٰت

(حدائق ناضرہ جلد ۳ ص۵ فی فضل الصلوٰۃ)

وہ توبہ ہی کیوں نہ کرے (مگر جان بخشی نہ ہوگی) بعض علماء جمہور کا قول یہ ہے کہ پہلی ہی بار ترک صلوٰۃ پر اس کو قتل کیا جائے گا۔

ہمارے شیخ علامہ نے کتاب منتہیٰ میں فرمایا ہے کہ تارک الصلوٰۃ کے کافر ہونے پر علماء کرام کا اجماع ہے اور اگر نماز کے واجب ہونے کا اعتقاد رکھتا ہے (مگر نہیں پڑھتا) تو کافر نہیں ہے مگر تین نمازوں کے (ترک کرنے کے) بعد قتل کا مستحق ضرور ہے

(۱) علماء کا اجماعی فتویٰ ہے کہ تارک الصلوٰۃ کافر ہے۔

(۲) تارک الصلوٰۃ واجب القتل ہے۔

(۳) اس میں اختلاف ہے کہ پہلی مرتبہ قتل کیا جائے یا تیسری بار کے بعد جب چوتھی بار نماز چھوڑے تب؟

(۴) اگر امام زمانہ علیہ السلام پردۂ غیبت میں نہ ہوتے عوام کے سامنے ہوتے اور بسط الیدین (صاحب اختیار) ہوتے تو آج جتنے بے نمازی ہیں ان کا کیا حشر ہوتا ــــ فرض کیجئے کہ پہلی بار تو کیا چوتھی بار بھی نہیں بلکہ چوتھے دن قتل کیا جاتا مگر امام علیہ السلام کے عہد معدلت مہد میں نماز کو سبک اور حقیر سمجھنے والا

کوئی بے نمازی چار دن سے زیادہ زندہ نہیں رہ سکتا تھا۔

(۵) یا چوتھے دن بے نمازی مسلمان کو جب قتل کرنے کیلئے لایا جاتا اور وہ دہائی دیتا کہ حضور نمازیں تو نہیں پڑھتا لیکن آپ کو دوست رکھتا ہوں تو کیا اس بے نمازی کا زبانی جمع خرچ (دعویٰ دوستی) اس کے کچھ کام آتا؟

(۶) کیا اسلام کی تاریخ ایسے لوگوں کے ذکر سے خالی ہے جنہوں نے ائمہ معصومینؑ (مثل جناب امیرؑ و امام جعفر صادقؑ) کے سامنے آکر یہ کہا تھا "میں آپ کو دوست رکھتا ہوں" مگر معصومؑ کی طرف سے اس زبانی دوستی کا خیر مقدم نہیں کیا گیا۔

(۷) بے نمازی مسلمان یاد رکھے اگر امام علیہ السّلام کی حکومت ہوتی تو بہرحال وہ قتل کر دیا جاتا۔ ظاہر ہے کہ قتل ہونے کے بعد انسان دنیا کی کوئی عبادت انجام نہیں دے سکتا اس کا مطلب یہ ہوا کہ غیبت امام علیہ السّلام میں نماز کی توہین کرنے والے نماز کو سبک و حقیر سمجھ کر چھوڑ دینے والے اپنی زندگی کا ناجائز فائدہ اٹھا رہے ہیں انھیں اس کی اطلاع نہیں کہ یہ زندگی غصبی ہے یہ تو امامؑ کے نہ رہنے کی وجہ سے زندہ ہیں اس لئے اس غصبی زندگی کے جملہ کام غصبی سمجھے جائیں گے یعنی تارک الصلوٰۃ اگر دوسرے اچھے کام کرے تو اس کو ان نیک کاموں کا ثواب نہیں ملنا چاہئے ــ جب غصبی پانی سے وضو صحیح نہیں اور غصبی مصلّے پہ نماز

باطل ہے تو غصبی زندگی کے سارے خیر و خیرات بھی باطل ہوں گے ۔۔۔ اس لئے ضروری ہے کہ انسان پہلے نماز کا پابند ہو کر زندگی کو جائز و حلال بنائے پھر دوسرے امورِ خیر کی طرف متوجہ ہو ۔۔۔ اسی لئے ہادیِ اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ :۔

(۳۰) اول ما ینظر فی عمل العبد فی یوم القیامۃ فی صلوٰتہ فان قبلت نظر فی غیرھا وان لم یقبل لم ینظر فی عملہ بشیء

(قیامت کے دن عمل میں سب سے پہلے نماز کو دیکھا جائے گا اگر یہ قبول ہو گئی تو دوسری باتیں دیکھی جائیں گی اور اگر نماز ہی قبول نہ ہوئی تو کچھ نہ دیکھا جائے گا اور سارے اعمال رد کر دیئے جائیں گے)

(بحار جلد ۱۸ ص ۱۲)

اھل بیت اطہار علیہم الصلوٰۃ والسّلام نے نماز کیلئے کس قدر ہدایتیں دیں اور خود ان حضرات نے کس طرح نمازیں پڑھی ہیں شیعیان علیؑ سے پوشیدہ نہیں ہے ۔۔ لہذا تمام محبان اہلبیتؑ پر فرض ہے کہ نمازوں کے پابند ہو کر عترتؑ کی دوستی اور اہلبیتؑ کی محبت کے تقاضہ کو پورا کریں، محبت کا حق ادا کریں وھو الموفق ۔۔

باسمہ تعالیٰ

عزیزان گرامی :۔

اس رسالے کی افادیت او اہمیت کا فیصلہ تو آپ پر ہے۔ لیکن چونکہ ادارہ کے قیام کا مقصد آل محمد علیہم السلام کے علوم کی اشاعت و نشر ہے اور جو رسالہ بھی سرپرست ادارہ اور دیگر اراکین کی نظر میں افادیت کا حامل ہوتا ہے اور ادارہ میں اس کی طباعت کی استطاعت ہوتی ہے تو وہ ضرور شائع کرتا ہے۔ کیونکہ ہمارا عقیدہ ہے کہ علوم آل محمد علیہم السّلام دنیا و آخرت میں کامیابی کی ضمانت ہیں ۔۔

جو کتابیں اور کتابچے ادارہ کی جانب سے شائع ہوتے ہیں درج ذیل ہیں۔ جن حضرات کی خواہش ہو وہ ادارے سے طلب کر سکتے ہیں ۔۔

۱	انقلاب الٰہی	۲/-
۲	خداشناسی	۲/-
۳	راہ ہدایت	۱/-
۴	جلوۂ حق	۴/-
۵	اہمیت نماز	
۶	تحفۃ الصائمین	
۷	روزے کی اہمیت	
۸	نماز قرآن و عترتؑ کے آئینے میں	

اشاعتی پروگرام

۱ مہدیٔ موعود — دوسرا ایڈیشن

۲ خداشناسی — دوسری جلد

غلام حسین کراروی